Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 61

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly
BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 35

شرح چندہ
سالانہ 500 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
45 پاؤنڈ یا 70 ڈالر
امریکن
70 کینیڈین ڈالر
یا 50 یورو

12 شوال 1433 ہجری قمری 30 ظہور 1391 ہش 30 ر اگست 2012ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے مسجد بیت العطا (وُلورؔ ہیمپٹن۔ برطانیہ) کا مبارک افتتاح

مسجد کی تعمیر کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ ایسی عبادت جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں پسندیدہ اور مقبول ہو۔

مساجد بے شک چھوٹی چھوٹی ہوں لیکن یہ جماعت اور اسلام کی تبلیغ کا ذریعہ بنتی ہیں۔

اس مسجد کا نام بیت العطا رکھا گیا ہے جس میں یہ اشارہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ہی عطا ہے۔ قربانی کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ دینے والا خدا ہی ہے اور قربانی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ بے انتہا نوازتا ہے۔ قربانی کے بعد انعام بھی ایک عطا ہے۔

اگر آپ عبادت کرنے والے، دوسروں کے حقوق ادا کرنے والے اور اسلام کا پیغام پہنچانے والے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی عطا کے نظارے دیکھنے والے ہوں گے۔

(مسجد بیت العطا کے افتتاح کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کی احباب جماعت کو نصائح)

مسجد بیت العطا کی عمارت پہلے ایک چرچ تھا جسے 2010ء میں 93 ہزار پاؤنڈ میں خریدا گیا اور پھر اس کو مسجد کے طور پر تیار کیا گیا۔

جماعت احمدیہ نے گزشتہ سو سالوں میں شاندار کام کیا ہے۔ اس جماعت نے عملی طور پر انسانیت کی خدمت کی ہے۔ (ممبر پارلیمنٹ)۔

مَیں جماعت احمدیہ کے بین الاقوامی لیڈر کو وُلور ہیمپٹن میں خوش آمدید کہتا ہوں (بشپ آف ولور ہیمپٹن)۔ جماعت احمدیہ کے افراد بہت دوستی پسند ہیں۔ اگر میرے لئے ممکن ہوتا تو مَیں شہر کے ہر لیمپ پوسٹ پر Love for all Hatred for none کے الفاظ آویزاں کروا دیتا۔ (لوکل کونسلر)

(مسجد کے افتتاح پر میئر آف ولور ہیمپٹن، ممبران پارلیمنٹ، بشپ آف ولور ہیمپٹن اور لوکل کونسلر کی طرف سے مبارکباد اور نیک جذبات کا اظہار)

مَیں اس عام غلط فہمی کو دُور کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کو خوش کرنے کے لئے شدّت پسندی کی ضرورت ہے۔ یہ درست نہیں۔ کیونکہ یہ اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کے خلاف نفرت کے خیالات کے ساتھ مسجد میں داخل ہوتا ہے تو وہ اس تعلیم کے خلاف کرتا ہے۔ سچے مسلمان کے لئے رحم اور شفقت کی صفات دکھانا ضروری ہے۔ اسی تعلیم کے مطابق ہم اس مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں۔

(مسجد بیت العطا کے افتتاح کے موقع پر غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمانوں کے ساتھ منعقدہ تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب)

.... رپورٹ مرتبہ: نسیم احمد باجوہ مربی سلسلہ یوکے ....

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کے متعلق جو متعدد پیشگوئیاں فرمائی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا: یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الّا اسمہ و لا یبقی من القرآن الّا رسمہ مساجد ھم عامرۃٌ وھی خراب من الھدی علماء ھم شرّ من تحت ادیم السّماءِ مِنۡ عندھم تخرج الفتنۃ و فیھم تعود (بیھقی۔ شعب الایمان و مشکوٰۃ کتاب العلم) کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کریم کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے اور مسجدیں بھری ہوئی ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ اُنہیں سے فتنے نکلیں گے اور اُنہیں میں فتنے واپس لوٹیں گے۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آخری زمانے میں نام نہاد مسلمانوں کی مساجد ہدایت سے خالی ہوں گی اس لئے ضروری تھا کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف سے کوئی مہدی مبعوث فرمائے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانے کی اصلاح کے لئے امام مہدی کی بھی پیشگوئی فرمائی۔ اسی پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ کو مبعوث فرمایا۔ لہٰذا امام مہدی کی جماعت کے عظیم الشان کاموں میں سے ایک کام یہ ہے کہ وہ ایسی مساجد بناتی جائے جو اس ہدایت کو پھیلانے والی ہوں جو حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اور جو پوری حفاظت کے ساتھ قرآن مجید اور سنت نبوی میں موجود ہے۔

(باقی صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

خیر اُمت کی موجودہ ابتر حالت اور اس کا حل

(قسط:۳)

گزشتہ گفتگو میں ہم عالم اسلام کی موجودہ پستی اور مسلم دانشوروں کے اس پر شواہد پیش کر چکے ہیں۔ اسی طرح اس بات کا ذکر بھی ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خیر اُمت کی فلاح و بہبود اور از سرِ نو احیاء دین کیلئے اُمت کا موعود امام مہدی علیہ السلام کا ظہور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی شکل میں فرمایا ہے۔ آپ نے دُنیا کے سامنے اعلان فرمایا:۔

''مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حکم ہوں۔ یہ جو میرا نام مسیح اور مہدی رکھا گیا ہے ان دونوں ناموں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے مشرف فرمایا اور پھر خدا نے اپنے بلا واسطہ مکالمہ سے یہی میرا نام رکھا اور پھر زمانے کی حالتِ موجودہ نے تقاضا کیا کہ یہی میرا نام ہو'' (اربعین حصہ اوّل صفحہ ۳۔ ۲۶ اگست ۲۰۱۰ صفحہ ۲)

''جب خدا تعالیٰ نے زمانہ کی موجودہ حالت کو دیکھ کر اور زمین کو طرح طرح کے فسق اور معصیت اور گمراہی سے بھرا ہوا پاکر مجھے تبلیغ حق اور اصلاح کیلئے مامور فرمایا اور یہ زمانہ بھی ایسا تھا کہ........... اِس دنیا کے لوگ تیرھویں صدی ہجری کو ختم کر کے چودھویں صدی کے سر پر پہنچ گئے تھے تب میں نے اس حکم کی پابندی سے عام لوگوں میں بذریعہ تحریری اشتہارات اور تقریروں کے یہ ندا کرنی شروع کی کہ اس صدی کے سر پر جو خدا کی طرف سے تجدید دین کیلئے آنے والا تھا، وہ میں ہی ہوں تا وہ ایمان جو زمین پر سے اُٹھ گیا ہے اُس کو دوبارہ قائم کروں اور خدا سے قوت پاکر اسی کے ہاتھ کی کشش سے دنیا کو صلاح اور تقویٰ اور راستبازی کی طرف کھینچوں۔ اور اُن کی اعتقادی اور عملی غلطیوں کو دور کروں اور پھر جب اس پر چند سال گذرے تو بذریعہ وحی الٰہی میرے پر بتصریح کھولا گیا کہ وہ مسیح جو اُمت کے لئے ابتداء سے موعود تھا اور وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہِ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی وہ میں ہی ہوں اور مکالماتِ الٰہیہ اور مخاطبات رحمانیہ اس صفائی اور تواتر سے اس بارے میں ہوئے کہ شک وشبہ کی جگہ نہ رہی۔ ہر ایک وحی جو ہوتی، ایک فولادی میخ کی طرح دل میں دھنستی تھی اور یہ تمام مکالماتِ الٰہیہ ایسی عظیم الشان پیشگوئیوں سے بھرے ہوئے تھے کہ روز روشن کی طرح وہ پوری ہوتی تھیں اور ان کے تواتر اور کثرت اور اعجازی طاقتوں کے کرشمہ نے مجھے اس بات کے اقرار کیلئے مجبور کیا کہ یہ اُسی وحدہ، لاشریک خدا کا کلام ہے جس کا کلام قرآن شریف ہے۔'' (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۱، ۲)

پھر فرمایا: ''وہ کام جس کیلئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔ اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کردوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے، اس کا نمونہ دکھلاؤں۔ اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہوکر توجہ یا دُعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے اُن کی کیفیت بیان کروں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے''۔ (لیکچر لاہور صفحہ ۴۷)

نیز فرمایا: خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا کہ تا میں حلم اور خلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اس کی روشنی سے لوگوں کو راہ راست پر چلاؤں۔ انسان کو اس بات کی ضرورت ہے کہ ایسے دلائل اُس کو ملیں جن کے رو سے اس کو یقین آجائے کہ خدا ہے۔ کیونکہ ایک بڑا حصہ دنیا کا اسی راہ سے ہلاک ہو رہا ہے کہ ان کو خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی الہامی ہدایتوں پر ایمان نہیں ہے۔ اور خدا کی ہستی کے ماننے کیلئے اس سے زیادہ صاف اور قریب الفہم اور کوئی راہ نہیں کہ وہ غیب کی باتیں اور پوشیدہ واقعات اور آئندہ زمانہ کی خبریں اپنے خاص لوگوں کو بتلاتا ہے اور وہ نہاں در نہاں اسرار جن کا دریافت کرنا انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے، اپنے مقربوں پر ظاہر کر دیتا ہے کیونکہ انسان کیلئے کوئی راہ نہیں جس کے ذریعہ سے آئندہ زمانہ کی ایسی پوشیدہ اور انسانی طاقتوں سے بالاتر خبریں اس کو مل سکیں۔ (تریاق القلوب صفحہ ۱۳۔ ۱۴)

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تائید و نصرت کے ساتھ جو دعاوی فرمائے وہ اپنے وجود کے ذریعہ پورے فرمائے۔ آپ نے الہام الٰہی کے ذریعہ جو دعویٰ فرمایا اس کے مطابق اپنے فرائض کو بھی احسن رنگ میں پورا کیا۔ خیر اُمت اسلام کے غلبہ اور فتح کی خاطر آپ نے ہر دُکھ، سختی اور ظلم برداشت کیا اور اپنی تمام زندگی خدمت و اشاعت اسلام اور دیگر ادیان پر غلبہ اسلام ثابت کرنے میں وقف فرما دی۔ ایک طرف تو آپ نے اسلام کی حقانیت، قرآن مجید کی فضیلت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کو ثابت کرنے کیلئے عقلی نقلی الزامی و تحقیقی جوابات دیئے اور اس تعلق سے ۸۰ سے زائد کتابیں تصنیف فرمائیں۔ جو الٰہی تائیدات سے مرصع اسلام کی حیات نو ع کا زندہ ثبوت ہیں۔ دوسری طرف دلائل و براہین و مشاہدات و معجزات کے انبار لگا دیئے۔ آپ کے خیر اُمت کے لئے کئے عظیم کاموں کو مختصراً بیان کرنا بھی محال ہے۔ چند ایک بڑے بڑے کام بطور نمونہ پیش ہیں۔

آپ کا پہلا کام یہ ہے کہ آپ نے اپنی زندگی کے عملی نمونہ اور تصانیف و تحقیق کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا ثبوت اُس کی کامل صفات سے دیا۔ جس زمانہ میں آپ مبعوث ہوئے اُس وقت خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں کی نظروں سے مخفی تھا۔ کتابوں میں لکھا موجود تھا کہ خدا تعالیٰ ہر چیز کا خالق و مالک ہے۔ لیکن جب اس کا ثبوت مسلمانوں سے مانگا جاتا تو وہ کہتے قرآن میں لکھا ہے۔ ایسے وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زندہ خدا کے زندہ نشانات پیش کئے اور مسلمانوں کا ایمان زندہ خدا پر از سرِ نو قائم فرمایا۔ آپ نے بطور نشان فرمایا کہ میرے زندہ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ ''دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا''۔ (براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۱۱۵ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

یہ الہام اُس وقت آپ کو ہوا جب گورداسپور کے تمام لوگ نہ جانتے تھے لیکن ایک صدی سے زائد عرصہ گزر رہا ہے کہ دنیا کے ۲۰۰ ممالک میں آپ کے نام لیوا اور آپ کے فدائی موجود ہیں جو اس بات کی گواہی دے رہے ہیں کہ زندہ خدا کا زندہ نشان پورا ہوا اور ہو رہا ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب کی سچائی روز بروز نئے رنگ میں جلوہ افروز ہو رہی ہے۔

یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماموریت سے پہلے ہوا۔ جس میں ایک تو یہ پیشگوئی تھی کہ آپ زندہ رہیں گے اور ماموریت کا دعویٰ کریں گے۔

دوسری پیشگوئی یہ تھی کہ جب آپ دعویٰ کریں گے تو دنیا آپ کو ردّ کر دے گی۔

تیسری پیشگوئی یہ تھی کہ دنیا کوئی معمولی مخالفت نہ کرے گی بلکہ آپ پر ہر قسم کے حملے کئے جائیں گے۔

چوتھی پیشگوئی یہ تھی کہ خدا کی طرف سے وہ حملے ردّ کئے جائیں گے اور دنیا پر عذاب نازل ہوں گے۔

پانچویں پیشگوئی یہ تھی کہ آپ کی صداقت آخر ظاہر ہو جائے گی۔

غرض یہ الہام اپنی ذات میں زندہ خدا کا ایک زندہ نشان ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اور الہام ہے اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

''مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔'' (تذکرہ صفحہ 312۔ ایڈیشن چہارم)

اب دیکھ لو کہ دنیا میں کئی ایسی جگہیں ہیں جہاں اصل باشندوں میں سے دوسرے فرقوں کے مسلمان نہیں مگر احمدی ہیں۔ اس سے بڑھ کر دنیا کے کناروں تک آپ کی تبلیغ کے پہنچنے کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔

مختصر یہ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خیر اُمت کے زندہ ہونے اور اپنے صفات کے ثبوت دیئے۔ دوسرا عظیم کام آپ کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق لوگوں کے خیالات میں جو فساد پڑ گیا تھا اُس کی آپ نے اصلاح فرمائی۔ تمام مذاہب کا اولین بنیادی نقطہ خدا تعالیٰ کی ہستی ہے مگر اس کے باوجود خدا تعالیٰ کی ذات کے متعلق مسلمانوں میں اور دیگر مذاہب میں اتنا اندھیر مچا تھا کہ خلافِ عقل باتیں بیان کی جاتی تھیں۔ اس خرابی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے درست فرمایا۔

تیسرا عظیم کام آپ نے یہ فرمایا کہ کلام الٰہی کی حقیقت سے دنیا کو روشناس فرمایا۔ اس طرح خصوصاً کلام الٰہی میں سے قرآن مجید کے متعلق پھیلی ہوئی بہت سی غلط فہمیوں کا آپ نے ازالہ کیا۔ اور اُنہیں رد فرمایا۔ قرآن مجید کے متعلق مسلمانوں میں بہت سی غلط فہمیاں اور غلط عقائد پائے جاتے تھے مثلاً بعض مسلمان یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ قرآن مجید میں تبدیلی ہوگئی ہے۔ بعض حصے اس کے چھپنے سے رہ گئے ہیں۔ بعض مسلمانوں کا خیال تھا کہ قرآن مجید کا ایک حصہ منسوخ ہے پھر اکثر مسلمانوں کا یہ غلط خیال تھا کہ قرآن مجید کے معارف کا سلسلہ پچھلے زمانے میں ختم ہو گیا ہے آپ نے اس وہم کا ازالہ فرمایا اور اعلان کیا کہ

''آپ فرماتے ہیں:۔''جس طرح صحیفۂ فطرت کے عجائب وغرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید ہوتے جاتے ہیں۔ یہی حال ان صُحُفِ مُطَھّرہ کا ہے تا خدائے تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو۔''(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 158 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 258)

اسی طرح آپ نے قرآن مجید کی بیان فرمودہ پیشگوئیوں کی حقیقت، قرآن مجید کی آیات و مضامین میں ربط و ترتیب، قرآن مجید میں بیان فرمودہ قصص کی حقیقت، صحیح قرآنی تفسیر کے اصول وغیرہ وغیرہ کئی امور کو مدلل پایۂ ثبوت تک پہنچایا۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ

جمال و حُسن قرآں نورِ جان ہر مسلماں ہے قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ملائکۃ اللہ کی حقیقت، عصمت انبیاء، معجزات کی حقیقت، شریعت کی عظمت کا قیام، اعمال انسانی کی حقیقت، نیکی و بدی کی تعریف وغیرہ وغیرہ امور پر حقائق کے دریا بہائے۔ اور ان امور کی وضاحت فرما کر مسلمانوں کو دوبارہ خیر اُمت بننے کی راہ دکھائی۔

انشاء اللہ اگلی گفتگو میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دیگر ادیان پر غلبہ کیلئے کی جانے والی کاوشوں کا ذکر کیا جائے گا۔ (جاری)

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

خطبہ جمعہ

جلسے کی برکات سے بھرپور فائدہ اُٹھانے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہشات اور دعاؤں کا وارث بننے کے لئے ہر احمدی کو ایک نئے عزم کے ساتھ یہ عہد کرنا چاہئے اور اس کے لئے بھرپور کوشش کرنی چاہئے کہ ہم اپنے معیارِ تقویٰ کو بڑھاتے چلے جانے کی کوشش کرتے چلے جائیں گے۔

ضروری نہیں ہے کہ انتہائی برائیوں میں ہی انسان مبتلا ہو، چھوٹی چھوٹی برائیوں کو بھی دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ یہ چھوٹی برائیاں ہی بعض دفعہ تقویٰ سے دور لے جاتی ہیں اور برائیوں میں مبتلا کرتی چلی جاتی ہیں۔ اس ملک میں آ کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دنیاوی لحاظ سے جو دروازے کھلے ہیں اُنہیں اللہ تعالیٰ کے انعامات کے حصول کا ذریعہ بنائیں نہ کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا۔

غلبۂ احمدیت اور غلبۂ اسلام تو ہونا ہی ہے لیکن اگر ہم تقویٰ پر ترقی کرنے والے ہوئے تو ہم اپنی زندگیوں میں انشاء اللہ تعالیٰ ان ترقیات اور غلبہ کو دیکھنے والے ہوں گے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 06 رجولائی 2012ء بمطابق 06 روفا 1391 ہجری شمسی بمقام انٹرنیشنل سینٹر۔ مسس ساگا (Mississauga) کینیڈا

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ 27 جولائی 2012 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

الحمد للہ! آج جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ یہ جلسے ایک احمدی کے لئے برکات کا موجب بنتے ہیں اور بننے چاہئیں کیونکہ ایک خاص ماحول میں اور صرف دینی اغراض کے لئے جمع ہونا، اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے جمع ہونا، اُس کی رضا کے حصول کے لئے جمع ہونا یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بڑا کھول کر بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے منعقدہ مجالس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بناتی ہیں، اُس کی جنتوں کی طرف لے جاتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اے لوگو! جنت کے باغوں میں چرنے کی کوشش کرو۔ جب صحابہ نے اس بارے میں وضاحت چاہی کہ جنت کے باغ کیا ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا: ذکر کی مجالس جنت کے باغ ہیں۔ (سنن الترمذی کتاب الدعوات باب 86 حدیث 3510)

پس جن مجلسوں سے جنت کے باغوں کے راستے ملیں وہ یقیناً برکتوں والی مجالس ہوتی ہیں۔ اور ہمارے جلسوں کا تو مقصد ہی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کی محبت میں بڑھنے کی باتیں سنیں، دعاؤں اور عبادات کی طرف توجہ ہو اور اس کے حصول کے طریقے بھی سیکھیں۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ پیدا کریں۔ اور پھر یہ نیکیوں کی طرف توجہ، حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ خدا تعالیٰ کا شکرگزار بناتے ہوئے ہماری زبانوں کو اُس کے ذکر سے تَر کرتے ہوئے جنت کے باغوں کی طرف رہنمائی کرتی ہے بلکہ بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی وجہ سے جس کا حق ادا کیا جا رہا ہو، وہ جب دیکھتا ہے کہ ادائیگی حقوق کی توجہ اس مجلس کی وجہ سے ہو رہی ہے تو جس کا حق ادا کیا جا رہا ہو، وہ بھی اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کرتا ہے اور یہی مومنین کی مجالس اور آپس کے تعلقات اور خدا تعالیٰ کی شکر کی ادائیگی کا حال ہونا چاہئے۔

پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو اس روح کے ساتھ یہاں آتے ہیں، اس کے مطابق عمل کرتے ہیں اور نتیجتاً نہ صرف اپنے لئے جنت کے باغوں کے دروازے کھولتے ہیں بلکہ حقوق العباد کی ادائیگی کی وجہ سے دوسروں کے لئے بھی جنت کے باغوں میں چَرنے کا ذریعہ بنتے ہیں اور پھر مزید برکتوں کے سامان ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والا ایک مومن بنتا ہے کیونکہ دوسروں کو نیکی کا راستہ دکھانے والا یا کسی پر نیکی کر کے اُسے اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کی طرف توجہ دلانے والا بھی اُسی قدر نیکی کے ثواب کا مستحق بن جاتا ہے جتنا نیکی کرنے والا۔ گویا ایک نیکی نیک نتائج کی وجہ سے کئی گنا نیکیوں کا ثواب دلوا کر پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کا وارث بناتی چلی جاتی ہے۔

پس یہ ہے ہمارا پیارا خدا جو نیکیوں کو سینکڑوں گنا، ہزاروں گنا پھل لگاتا ہے اور اپنے بندے کی معمولی کوشش کو بھی اس قدر بڑھا دیتا ہے کہ جو انسانی تصور سے بھی باہر ہے۔ پس اس پیارے خدا کے پیار کی تلاش ہر ایک کو کرنی چاہئے۔ اور جیسا کہ مَیں اکثر کہتا رہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسوں کا انعقاد کر کے ہمارے لئے برکات کے راستے کھولے ہیں، جنت کے باغوں کی سیر کے لئے ایک وسیع اور بہترین انتظام فرما دیا ہے۔ پس خوش قسمت ہوں گے ہم میں سے وہ جو اس مجلس اور اس ماحول سے فائدہ اُٹھا کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے والے بن جائیں۔ پس اس رضا کے حصول کے لئے جلسے میں شامل ہونے والے ہر مرد، عورت، جوان، بوڑھے اور بچے کو کوشش کرنی چاہئے۔ افرادِ جماعت کو یہ مقام حاصل کرنے والا بنانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں کتنا درد تھا اور آپ کس تڑپ کے ساتھ اس کے لئے دعا کرتے تھے، اس کا اندازہ آپؑ کے ان الفاظ سے ہوتا ہے۔ فرمایا:

’’دعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں دم زندگی ہے کئے جاؤں گا اور دعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے اُن کے دل اپنی طرف پھیر دے اور تمام شرارتیں اور کینے اُن کے دلوں سے اٹھا دے اور باہمی سچی محبت عطا کر دے اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہوگی اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔ ہاں مَیں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میری جماعت میں خدا تعالیٰ کے علم اور ارادہ میں بدبخت ازلی ہے جس کے لئے یہ مقدر ہی نہیں کہ سچی پاکیزگی اور خدا ترسی اس کو حاصل ہو تو اس کو اے قادر خدا میری طرف سے بھی منحرف کر دے جیسا کہ وہ تیری طرف سے منحرف ہے اور اس کی جگہ کوئی اور لا جس کا دل نرم اور جس کی جان میں تیری طلب ہو‘‘۔

(شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 398)

پس یہ الفاظ آپ کے دلی درد کا ایسا اظہار ہے جو دل کو ہلا دیتا ہے۔ رونگٹے کھڑے کرنے والا ہے، توبہ اور استغفار کی طرف مائل کرنے والا ہے۔ اور حقیقی رنگ میں خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور بخشش کا طلبگار بنانے والا ہے۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والا ہے۔ پس ان دنوں میں ہم میں سے ہر ایک کو توبہ اور استغفار، دُرود اور ذکرِ الٰہی کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ صرف ہمارے ایمانوں کو سلامت رکھے بلکہ ایمان وایقان اور تقویٰ میں ترقی کرنے والا بناتا چلا جائے۔ ہمارے استغفار خالص استغفار بن جائیں۔ ہماری نمازیں اور عبادتیں حقیقی نمازیں اور عبادتیں بن جائیں۔ ہماری حقوق العباد کی ادائیگی خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کو بھی ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’جب تک دل فروتنی کا سجدہ نہ کرے صرف ظاہری سجدوں پر امید رکھنا طمع خام ہے‘‘۔ یونہی جھوٹی خواہش ہے کہ ہم بڑے سجدے کر رہے ہیں اور ہماری دعائیں اللہ تعالیٰ قبول کر لے۔ فرمایا: ’’جیسا کہ قربانیوں کا خون اور گوشت خدا تک نہیں پہنچتا صرف تقویٰ پہنچتی ہے، ایسا ہی جسمانی رکوع وسجود بھی ہیچ ہے جب تک دل کا رکوع وسجود وقیام نہ ہو‘‘۔ فرمایا ’’دل کا قیام یہ ہے کہ اس کے حکموں پر قائم ہو اور رکوع یہ کہ اس کی طرف جھکے اور سجود یہ کہ اس کیلئے اپنے وجود سے دست بردار ہو‘‘۔ (شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 398)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہم سے، اپنے ماننے والوں سے، اپنی جماعت سے یہ خواہش ہے کہ تقویٰ کا مقام حاصل ہو اور اس کے لئے بڑے درد سے آپ نے یہ دعا فرمائی۔ اللہ کرے ہم اس مقام کو

حاصل کرنے والے بنیں۔ ہمارے دنیا کے دھندوں میں بہت زیادہ پڑ جانے اور تقویٰ سے دور ہونے کی وجہ سے ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انقلابی مشن میں روک پیدا کرنے والے نہ بن جائیں۔ ہم حقوق اللہ اور حقوق العباد کی پامالی کرنے والے نہ بن جائیں۔ ہم آپ کی روح کے لئے تکلیف کا باعث نہ بن جائیں۔ پس اس جلسے کی برکات سے بھرپور فائدہ اُٹھانے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہشات اور دعاؤں کا وارث بننے کے لئے ہر احمدی کو ایک نئے عزم کے ساتھ یہ عہد کرنا چاہئے اور اس کے لئے بھرپور کوشش کرنی چاہئے کہ ہم اپنے معیارِ تقویٰ کو بڑھاتے چلے جانے کی کوشش کرتے چلے جائیں گے۔

تقویٰ کے راستوں کی تلاش کے لئے قرآنِ کریم نے جو ہمیں تعلیم دی ہے اور ایک حقیقی مومن کا جو معیار بیان فرمایا ہے اُس کی تلاش کر کے اور اُس پر عمل کر کے ہی ہم یہ معیار حاصل کر سکتے ہیں جس کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے کی ہے۔ قرآنِ کریم میں تقویٰ پر چلنے کے بارے میں مختلف حوالوں سے، مختلف نہج سے بیشمار جگہ ذکر ہے جن میں سے بعض کا میں یہاں ذکر کروں گا تا کہ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی طرف توجہ رہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ (النحل:3) میرے سوا کوئی معبود نہیں، پس میرا تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ کا مطلب ہے بچاؤ کے لئے ڈھال کے پیچھے آنا، گناہوں سے بچاؤ کے سامان کرنا، مشکلات سے بچنے کے سامان کرنا۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری عبادت اگر اُس کا حق ادا کرتے ہوئے کرو گے تو یہی تقویٰ ہے جو تمہاری ہر طرح سے حفاظت کرے گا، تمہیں گناہوں سے بچائے گا، تمہیں مشکلات سے نکالے گا۔ واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت جب اُس کے حق کے ساتھ کی جائے تو یہ وہ مقام ہے جہاں خدا تعالیٰ کا خوف اور خشیت پیدا ہوتی ہے لیکن یہ خوف اُس پیار کی وجہ سے ہے جو ایک حقیقی عابد اور ایک حقیقی مؤمن کو خدا تعالیٰ سے ہے اور اس کو دوسرے لفظوں میں تقویٰ کہتے ہیں۔

پس ان عبادتوں کا حق ادا کرنے کی کوشش ایک حقیقی احمدی کو کرنی چاہئے تا کہ تقویٰ پر چلنے والا اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا کہلا سکے اور یہی انسانی پیدائش کا بہت بڑا مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) اور مَیں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اگرچہ مختلف الطبائع انسان اپنی کوتاہ فہمی یا پست ہمتی سے مختلف طور کے مدّعا اپنی زندگی کے لئے ٹھہراتے ہیں‘‘۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ آجکل بلکہ ہمیشہ سے ہی یہ اصول رہا ہے کہ انسان اپنی زندگی کے مقصد خود بناتا ہے یا سمجھتا ہے کہ میں نے یہ مقصد بنائے ہیں اور یہی میری کامیابی کا راز ہیں۔ اور اُس اصل مقصد کو بھول جاتا ہے جو خدا تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا انسان کو بتایا ہے۔ فرماتے ہیں ’’پست ہمتی سے مختلف طور کے مدّعا اپنی زندگی کے لئے ٹھہراتے ہیں۔ اور فقط دنیا کے مقاصد اور آرزوؤں تک چل کر آگے ٹھہر جاتے ہیں۔ مگر وہ مدّعا جو خدائے تعالیٰ اپنے پاک کلام میں بیان فرماتا ہے، یہ ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات:57) یعنی مَیں نے جنّ اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس اس آیت کی رُو سے اصل مدّعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے‘‘۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 414)

یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کو تو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ اپنی زندگی کا مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائے گا بلکہ وہ ایک مخلوق ہے اور جس نے پیدا کیا اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ قویٰ اس کو عنایت کئے، اُس نے اس کی زندگی کا ایک مدعا ٹھہرا رکھا ہے، خواہ کوئی انسان اس مدعا کو سمجھے یا نہ سمجھے مگر انسان کی پیدائش کا مدعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ میں فانی ہو جانا ہی ہے۔

پس یہ وہ مقام اور معیار ہے جسے ہر احمدی نے حاصل کرنا ہے اور کرنا چاہئے، اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ انسان خود جتنا چاہے اپنا مقصد بنالے اور اس کے حصول کے لئے کوشش کرے، اُس کی زندگی بے معنی ہے۔ آجکل اپنے سکون کے لئے انہی اغراض کو پورا کرنے کے لئے دنیا میں اور خاص طور پر مغربی ممالک میں تو بیشمار طریقے ایجاد کرنے کی انسان نے کوشش کی جن کا ماحصل صرف بے حیائی ہے۔ انسانی قدریں بھی اس قدر گر گئی ہیں کہ انسان ہر قسم کے ننگ اور بیہودگی کو لوگوں کے سامنے کرتا ہے بلکہ ٹی وی پر دکھانے پر بھی کوئی عار نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ بعض حرکات جانوروں سے بھی بدتر ہیں اور اسی کو فن اور سکون کا نام دیا جاتا ہے۔ انہی کی حالت کا اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ یوں نقشہ بھی کھینچا ہے۔ فرمایا وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغَافِلُوْنَ (الاعراف: 180) اور یقیناً ہم نے جنوں اور انسانوں میں سے ایک بڑی تعداد کو جہنم کے لئے پیدا کیا ہے، اُن کے دل تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ سمجھتے نہیں، یعنی روحانی باتیں سمجھنے کے قائل ہی نہیں، اُن کی آنکھیں تو ہیں مگر اُن کے ذریعہ سے وہ دیکھتے نہیں، اُن کے کان تو ہیں مگر ان کے ذریعے سے وہ سنتے نہیں، نہ ان کے دلوں میں روحانیت بیٹھتی ہے، نہ اُن کے کان روحانیت کی باتیں، دینی باتیں سننے کے قائل ہیں نہ نیک چیزیں اور وہ چیزیں دیکھنے کی طرف توجہ دیتے ہیں جس کی طرف خدا تعالیٰ نے دیکھنے کا کہا ہے اور نہ اُن سے دیکھنے سے رُکتے ہیں جن سے خدا تعالیٰ نے رکنے کا کہا ہے۔ گویا مکمل طور پر دنیاوی خواہشات نے اُن پر غلبہ حاصل کر لیا ہے۔ فرمایا کہ وہ لوگ چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بھی بدتر، اور بھٹکے ہوئے ہیں، یہی لوگ ہیں جو غافل ہیں۔

پھر ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ (الفرقان:44) کیا تُو نے اُسے دیکھا جس نے اپنی خواہش کو ہی اپنا معبود بنا لیا۔ یہ لوگ صرف اپنی خواہشات کی ہی عبادت کرنے والے ہیں۔

پھر فرماتا ہے۔ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ۔ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا (الفرقان:45) کیا تو گمان کرتا ہے کہ ان میں سے اکثر سنتے ہیں یا عقل رکھتے ہیں، ان میں سے اکثر جانوروں کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بھی زیادہ بدتر۔

ان آیات میں ان لوگوں کا نقشہ ہے جو اپنے مقصد پیدائش کو نہیں سمجھتے اور اپنی خواہشات کے پیچھے چل پڑے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس نے پیدا کر کے پھر اُس پیدائش کا مقصد بتایا ہے، اُسے تو بھول گئے ہیں اور اپنے مقاصد خود تلاش کر رہے ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔ جانوروں کے تو اعمال کا حساب نہیں ہے، ان بھٹکے ہوؤں کے اعمال کا حساب جو ہے یقیناً انہیں جہنم میں لے جائے گا۔

یہاں یہ بات واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے جب یہ کہا کہ ہم نے بڑی تعداد کو جہنم کے لئے پیدا کیا ہے تو اس سے غلط فہمی نہ ہو کہ خدانخواستہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں اختلاف ہے۔ ایک طرف تو کہہ رہا ہے کہ مَیں نے جنوں اور انسانوں کو عبادت کے لئے بنایا دوسری طرف فرماتا ہے کہ جہنم کے لئے پیدا کیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ باوجود خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کے سامانوں کے، باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ کی رحمت وسیع تر ہے اکثریت اس سے فائدہ نہیں اُٹھاتی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے اپنی دنیا و آخرت کے سنوارنے کے سامان نہیں کرتی اور اس کی بجائے اپنی خواہشات کی پیروی کر کے جہنم کے راستوں کی طرف چل رہی ہے۔

اہل لغت اس کی وضاحت اس طرح بھی کرتے ہیں کہ جہنم کے لفظ سے پہلے لام کا اضافہ ہوا ہے ’’لِجَهَنَّمَ‘‘ استعمال ہوا ہے۔ یہ اضافہ اُن کے انجام کی طرف اشارہ کرتا ہے نہ کہ مقصد کی طرف۔

(تفسیر البحر المحیط جلد 4 صفحہ 425 تفسیر سورۃ الاعراف زیر آیت 180 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2010ء)

پس اپنے بدانجام کو انسان خدا تعالیٰ سے دوری اختیار کر کے، اُس کی عبادت کا حق ادا نہ کر کے پہنچتا ہے، اُس کے حکموں پر عمل نہ کر کے پہنچتا ہے۔ آجکل جیسا کہ مَیں نے کہا، اپنی بیہودہ خواہشات نے انسان کا یہ انجام بنا دیا ہے کہ انسان جانوروں سے بھی بدتر حرکتیں کرنے لگ گیا ہے اور کھلے عام بیہودہ حرکتیں ہوتی ہیں۔ گندی اور ننگی حرکات دیکھی جاتی ہیں، کی جاتی ہیں۔ پورنوگرافی کی ویڈیو اور فلمیں کھلے عام مہیا ہو جاتی ہیں، اُنہیں دیکھ کر یہ لوگ، ایسی حرکتیں کرنے والے جانوروں سے بھی بدتر ہو گئے ہیں۔ اور مَیں افسوس کے ساتھ کہوں گا، بعض شکایتیں مجھے بھی آجاتی ہیں کہ ہمارے احمدی نوجوان بلکہ درمیانی عمر کے لوگ بھی اس قسم کی لغو یا اس سے ذرا کم لغو فلمیں دیکھنے کے شوق میں مبتلا ہیں اور اسی وجہ سے بعض گھر بھی ٹوٹ رہے ہیں۔

پس ہر ایک کو خدا کا خوف کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا ہے کہ ایسے بھٹکے ہوئے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی واضح فرمایا ہے کہ اگر میرے ساتھ رہنا ہے تو ان لغویات اور ذاتی خواہشات کو چھوڑو ورنہ مجھ سے علیحدہ ہو جاؤ۔ ایسے لوگ عموماً جلسوں پر تو نہیں آتے، جماعت سے بھی بڑے ہٹے ہوئے ہوتے ہیں، دور ہوئے ہوتے ہیں لیکن اگر آئیں یا اُن کے کان میں یہ باتیں پڑ جائیں، یا اُن کے عزیز اُن تک پہنچا دیں تو ایسے لوگوں کو اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔ یا پھر اس سے پہلے کہ نظامِ جماعت کوئی قدم اُٹھائے خود ہی جماعت سے علیحدہ ہو جائیں۔ اسی طرح نوجوانوں کو بھی جو نوجوانی میں قدم رکھتے ہیں، اچھے اور برے کی صحیح طرح تمیز نہیں ہوتی۔ گھر والوں نے بھی نہیں بتایا ہوتا۔ جماعت کے نظام سے بھی اتنا زیادہ منسلک نہیں ہوتے، اُن کو بھی میں کہوں گا کہ بیہودہ چیزیں دیکھنا، فلمیں دیکھنا وغیرہ یہ بھی ایک قسم کا ایک نشہ ہے۔ اس لئے اپنی دوستی ایسے لوگوں سے نہ رکھیں جو ان بیہودگیوں میں مبتلا ہیں کیونکہ یہ آپ پر بھی اثر ڈالیں گی۔ ایک مرتبہ بھی اگر کسی بھی قسم کی غلاظت میں پڑ گئے تو پھر نکلنا مشکل ہو جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان آیات کی وضاحت میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے جہنّم کے لئے اکثر انسانوں، جنّوں کو پیدا کیا ہے اور پھر فرمایا کہ وہ جہنّم

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

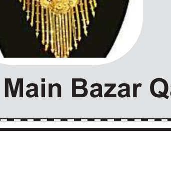

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

انہوں نے خود ہی بنالیا ہے‘‘۔ اللہ تعالیٰ نے وہ جہنم نہیں بنا کر دیا بلکہ جہنم انہوں نے خود بنالیا ہے۔ ’’ان کو جنت کی طرف بلایا جاتا ہے‘‘۔ فرماتے ہیں: ’’اُن کو جنت کی طرف بلایا جاتا ہے۔ پاک دل پاکیزگی سے باتیں سنتا ہے اورناپاک خیال انسان اپنی کورانہ عقل پر عمل کرلیتا ہے‘‘۔ بلایا جاتا ہے اُن کو جنت کی طرف لیکن وہ سنتے نہیں۔ جو پاک دل ہیں اُن پرتو پاکیزہ باتوں کا اثر ہوتا ہے لیکن جو اپنے آپ کو عقلمند سمجھتے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ اس دنیا کی روشنی سے فائدہ اُٹھانا چاہئے وہ اپنی عقل پر انحصار کرتے ہیں۔ اُن کا نتیجہ پھر جہنّم ہوتا ہے۔ فرمایا ایسے لوگوں کے لئے ’’پس آخرت کا جہنّم بھی ہوگا اور دنیا کے جہنم سے بھی مخلصی اور رہائی نہ ہوگی کیونکہ دنیا کا جہنّم تو اُس جہنّم کے لئے بطور دلیل اور ثبوت کے ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 372۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

ایسے لوگوں کو پھر بعض بیماریوں کی وجہ سے، بعض اور چیزوں کی وجہ سے اس دنیا میں بھی ایک جہنم نظر آتی ہے۔

پھر دنیاوی جہنّم کا نقشہ کھینچتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’یہ خیال مت کرو کہ کوئی ظاہر دولت یا حکومت، مال وعزّت، اولاد کی کثرت کسی شخص کے لئے کوئی راحت یا اطمینان، سکینت کا موجب ہوجاتی ہے اور وہ دمِ نقد بہشت ہی ہوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ وہ اطمینان اور وہ تسلّی اور وہ تسکین جو بہشت کے انعامات میں سے ہے ان باتوں سے نہیں ملتی۔ وہ خدا ہی میں زندہ رہنے اور مرنے سے مل سکتی ہے‘‘۔ فرمایا: ’’لذّات دنیا تو ایک قسم کی ناپاک حرص پیدا کرکے طلب اور پیاس کو بڑھادیتی ہیں۔ استسقاء کے مریض کی طرح پیاس نہیں بجھتی‘‘۔ جس کو پانی پینے کا مرض ہوتا ہے اُس مریض کی طرح، اُس کی پیاس نہیں بجھتی۔ ’’یہاں تک کہ وہ ہلاک ہوجاتے ہیں۔ پس یہ بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کی آگ بھی منجملہ اس جہنم کی آگ کے ہے جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں لینے دیتی بلکہ اس کو ایک تذبذب اور اضطراب میں غلطاں و پیچاں رکھتی ہے۔ اس لئے میرے دوستوں کی نظر سے یہ امر ہرگز پوشیدہ نہ رہے‘‘۔ فرمایا: ’’اس لئے میرے دوستوں کی نظر سے یہ امر ہرگز پوشیدہ نہ رہے‘‘۔ یعنی ان باتوں کا خیال رکھیں جو آپ فرماتے ہیں۔ ’’...... پس یہ آگ جو انسانی دل کو جلا کر کباب کردیتی ہے اور ایک جلے ہوئے کوئلے سے بھی سیاہ اور تاریک بنادیتی ہے، یہ وہی غیر اللہ کی محبت ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 371۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس ایک حقیقی مومن کو، تقویٰ پر چلنے والے اور تقویٰ کی تلاش کرنے والے کو اپنے ہر عمل کو خالصتاً للہ کرنا ہوگا۔ دل میں سے خواہشات اور نام نہاد تسکین کے دنیاوی بتوں کو نکال کر باہر پھینکنا ہوگا تبھی ایک مومن حقیقی مومن بن سکتا ہے۔ پس ان دنوں میں اللہ تعالیٰ نے اصلاح کا جو موقع میسر فرمایا ہے اس میں ہر ایک کو اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ ضروری نہیں ہے کہ انتہائی برائیوں میں ہی انسان مبتلا ہو، چھوٹی چھوٹی برائیوں کو بھی دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ یہ چھوٹی برائیاں ہی بعض دفعہ تقویٰ سے دور لے جاتی ہیں اور برائیوں میں مبتلا کرتی چلی جاتی ہیں۔ ذکرِ الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں، استغفار اور درود سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کریں۔ اپنے دلوں کو غیر اللہ کی محبت سے پاک کریں۔ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنیں کہ یہ شکر گزاری پھر خدا تعالیٰ کی محبت کو جذب کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ اس ملک میں آ کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دنیاوی لحاظ سے جو دروازے کھلے ہیں اُنہیں اللہ تعالیٰ کے انعامات کے حصول کا ذریعہ بنائیں نہ کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا۔ اللہ تعالیٰ نے تو یہ فرمایا ہے کہ تمہارا تقویٰ تمہارے لئے عزت کا مقام ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ تمہارا پیسہ، تمہاری دولت تمہارے لئے عزت کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ (الحجرات:14) کہ اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ ہم اکثر سنتے ہیں، اکثر ہماری تقریروں میں ذکر کیا جاتا ہے، مقررین اس کا ذکر کرتے ہیں لیکن جس طرح اُس پر عمل ہونا چاہئے وہ عمل نہیں ہوتا۔ اگر صحیح طرح عمل ہو تو بہت سارے مسائل، بہت ساری جھگڑے جو جماعت کے اندر پیدا ہوجاتے ہیں وہ خود بخود حل ہو جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ (الحجرات:14) یعنی جس قدر کوئی تقویٰ کی دقیق راہیں اختیار کرے اُسی قدر خدا تعالیٰ کے نزدیک اُس کا زیادہ مرتبہ ہوتا ہے۔ پس بلاشبہ یہ نہایت اعلیٰ مرتبہ تقویٰ کا ہے کہ قبل از خطرات، خطرات سے محفوظ رہنے کی تدبیر بطورِ حفظ ماتقدم کی جائے‘‘۔

(نورالقرآن نمبر 2 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 446)

خطرہ آنے سے پہلے ہی خطرات سے بچنے کا طریقہ کیا جائے۔

پھر فرمایا۔ ’’مکرّم و معظّم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہوسکتا۔ خدا کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے‘‘۔

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

(تحفۂ سالانہ یا رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء مرتبہ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ صفحہ 50)

پھر آپ فرماتے ہیں ’’دینی غریب بھائیوں کو کبھی حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھو۔ مال و دولت یا نسبی بزرگی پر بے جا فخر کرکے دوسروں کو ذلیل اور حقیر نہ سمجھو۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک مکرّم وہی ہے جو متّقی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 135۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ نے فرمایا کہ ’’نجات نہ قوم پر منحصر ہے نہ مال پر، بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے‘‘ اور فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل کے حاصل کرنے کیلئے کیا کرنا ہے ’’اور اس کو اعمالِ صالحہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل اتباع اور دعائیں جذب کرتی ہیں‘‘۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 445۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

یعنی خدا تعالیٰ کا فضل جو ہے اس کو اعمالِ صالحہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع اور دعائیں جذب کرتی ہیں۔

پھر ایک جگہ آپ نے بڑی سختی سے تنبیہ فرمائی ہے اور الفاظ بڑے سخت ہیں۔ فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی معزّز و مکرّم ہے جو متقی ہے۔ اب جو جماعت اتقیاء ہے خدا اُس کو ہی رکھے گا اور دوسری کو ہلاک کرے گا۔ یہ نازک مقام ہے اور اس جگہ پر دو کھڑے نہیں ہوسکتے کہ متقی بھی وہیں رہے اور شریر اور ناپاک بھی وہیں۔ ضرور ہے کہ متقی کھڑا ہو اور خبیث ہلاک کیا جاوے۔ اور چونکہ اس کا علم خدا کو ہے کہ کون اُس کے نزدیک متقی ہے۔ پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو متقی ہے اور بدبخت ہے وہ جو لعنت کے نیچے آیا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 177۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس یہ تمام ارشادات جو مَیں نے پڑھے ہیں ایک حقیقی احمدی کو جھنجھوڑنے کے لئے کافی ہیں۔ آپ نے فرمایا خطرات سے پہلے اُن خطرات سے بچنے کی کوشش کرو اور خطرات سے بچنا یہی ہے کہ اپنے ہر قول و فعل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنایا جائے تا کہ پھر انسان نجات یافتوں کی فہرست میں بھی شامل ہوجائے۔ اس فہرست میں شامل ہونے کے تین طریقے آپ علیہ السلام نے بتائے ہیں۔ ایک یہ کہ نیک اعمال بجا لاؤ۔ نیک اعمال کی وضاحت یہی ہے کہ ہر قدم جو ہے وہ نیکیوں کے حصول کے لئے ہو۔ اور پھر ان نیک اعمال کی نشاندہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ سے ہوسکتی ہے اُس کو دیکھو، وہاں سے ملے گی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے بارے میں حضرت عائشہؓ نے فرمایا تھا کہ آپ کے اخلاق قرآنِ کریم ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 144 مسند عائشہؓ حدیث 25108 مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت 1998ء)

پس قرآنِ کریم کی طرف توجہ کرنی ہوگی۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کرو تو پھر حاصل ہوگا۔ پھر اپنے اعمال اور سنتِ نبوی پر چلنے کے عمل کو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اور دعاؤں سے مزید خوبصورت بناؤ۔ فرمایا یہی جماعت ہے جس کے مقدر میں کامیابی مقدر ہے۔ یہی تقویٰ پر چلنے والے لوگ ہیں جنہوں نے دنیا پر غالب آنا ہے۔

پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو اس اصل کو سمجھ جائیں، اس بات کو سمجھ جائیں، اس بنیادی چیز کو سمجھ جائیں اور اپنی ترجیحات دنیاوی دولت کو نہ سمجھیں بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول اور تقویٰ کے لئے کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کی ایک بڑی تعداد اس کے لئے کوشش کرتی ہے، اس میں کوئی شک نہیں جس کا اظہار افرادِ جماعت کے رویّوں اور قربانیوں سے ہوتا ہے۔ لیکن ابھی بہت کچھ اس میدان میں آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس اہم بات کو سمجھنے والے ہوں۔ تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی زندگیوں کو گزارنے والے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ایک متقی سے جو وعدے فرمائے ہیں، اُن سے حصہ پانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سے وعدوں کے ساتھ متقیوں سے یہ وعدہ بھی فرمایا ہے کہ والعاقبۃ للمتقین کہ انجام متقیوں کا ہی ہے، یعنی کامیابی اور اچھا انجام متقیوں کا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’ہر قسم کے حسد، کینہ، بغض، غیبت اور کبر اور رعونت اور فسق و فجور کی ظاہری اور باطنی راہوں اور کسل اور غفلت سے بچو اور خوب یاد رکھو کہ انجام کار ہمیشہ متقیوں کا ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالۡعَاقِبَۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ (الاعراف:129) اس لیے متقی بننے کی فکر کرو‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 212۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900, E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

پس یہ ماحول جو جلسے کا ہمیں مل رہا ہے اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ہم میں سے ہر ایک کو اپنی برائیوں پر نظر رکھتے ہوئے ہر قسم کی برائیوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ہر قسم کی نیکیوں کو اختیار کرنے کی طرف بھرپور توجہ دینی چاہئے تا کہ ہم اُس انجام کو حاصل کرنے والے ہوں جو ہمیں کامیابی سے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بنا دے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے صرف انفرادی انجام پر ہی بس نہیں کی بلکہ افرادِ جماعت کی جتنی بڑی تعداد ایک کوشش کے ساتھ نیکیوں کو اختیار کرنے اور تقویٰ پر چلنے کی کوشش کرے گی من حیث الجماعت بھی جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش میں اضافہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل بڑھتے چلے جائیں گے۔ اور وہ وعدے جو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمائے ہیں اُنہیں اپنی زندگیوں میں ہم پورا ہوتا دیکھیں گے۔ یقیناً یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی یہ وعدہ ہے جیسا کہ اپنی سنت کے مطابق خدا تعالیٰ تمام انبیاء سے وعدہ فرماتا ہے کہ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (المجادلہ:22) اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ پس غلبۂ احمدیت اور غلبۂ اسلام تو ہونا ہی ہے لیکن اگر ہم تقویٰ پر ترقی کرنے والے ہوئے تو ہم اپنی زندگیوں میں انشاء اللہ تعالیٰ ان ترقیات اور غلبہ کو دیکھنے والے ہوں گے۔ یہ انجام جو جماعت کا مقدر ہے اس کی شان انشاء اللہ ہم خود دیکھیں گے۔

پس اس شان کو دیکھنے کے لئے، اس غلبے کو دیکھنے کے لئے اپنے تقویٰ کو، تقویٰ کے معیار کو بلند تر کرتے چلے جانے کی کوشش ہر احمدی کو کرتے رہنا چاہئے۔

جماعتی ترقی اور انجام کے بارے میں اس حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''یہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ حکم خواتیم پر ہے''۔ یعنی جو انجام ہے۔ ''خدا تعالیٰ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ اَلْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ (الاعراف:129)''۔ فرمایا کہ ''سنت اللہ اسی طور پر جاری ہے کہ صادق لوگ اپنے انجام سے شناخت کئے جاتے ہیں''۔ آپ فرماتے ہیں۔ ''اوائل میں نبیوں پر ایسے سخت زلازل آئے کہ مدّتوں تک کوئی صورت کامیابی کی دکھلائی نہ دی اور پھر انجام کار نسیم نصرتِ الٰہی کا چلنا شروع ہوا''۔ اپنی جماعت کی ترقی کے بارے میں آپ نے اس انجام اور الٰہی بشارتوں کا ذکر اس طرح فرمایا ہے، فرماتے ہیں: ''مواعیدِ صادقہ حضرت احدیت سے بشارتیں پاتا ہوں''۔ یعنی کہ مَیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سچے وعدوں کی خوشخبریاں پا رہا ہوں۔ ''تو میرا غم و درد بالکل دور ہو جاتا ہے اور اس بات پر تازہ ایمان آتا ہے''۔

(مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ 63-62 مکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؓ شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

یعنی جماعت کی ترقی کے انجام پر آپ کو خبریں اللہ تعالیٰ دیتا ہے تو فرماتے ہیں میرا ایمان تازہ ہوتا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں: ''مجھے تو خوشبو آتی ہے کہ آخرکار فتح ہماری ہے''۔ (انشاء اللہ)

(البدر جلد 1 نمبر 3 مؤرخہ 14 نومبر 1902ء صفحہ 20)

پس یہ ترقی اور فتح تو جماعت احمدیہ کا مقدر ہے۔ ہمیں اس ترقی کا حصہ بننے کے لئے اپنے تقویٰ کے معیار اونچے کرنے کی ضرورت ہے۔ ان جلسے کے دنوں میں اور پھر انشاء اللہ کچھ دنوں بعد رمضان بھی شروع ہو رہا ہے، اس سے بھی بھرپور فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے تقویٰ کے معیار ہر احمدی کو بلند تر کرتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے حصول کی توفیق عطا فرمائے۔ ہر ایک کو جلسے کے ان دنوں سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ وہ تمام برکات ہم میں سے ہر ایک سمیٹنے والا ہو جو اس جلسے سے وابستہ ہیں۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُن دعاؤں کے وارث بنیں جو آپ نے جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں اور جو آپ نے اپنی جماعت کے افراد کے لئے کیں۔

بعض انتظامی باتیں بھی ہیں۔ جلسے کے تمام پروگراموں کو خاموشی سے تمام لوگوں کو سننا چاہئے اور حاضری بھی صحیح رہنی چاہئے اور جو بھی علمی، روحانی، تربیتی مضامین ہوں، اُنہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

پھر انتظامی لحاظ سے ہی یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ہر لحاظ سے، ہر شامل ہونے والے کو جو یہاں انتظامیہ ہے، اُس سے تعاون کرنا چاہئے۔ اور انتظامیہ کو بھی، ڈیوٹی دینے والوں کو بھی اپنی مہمان نوازی کا پورا پورا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اسی طرح ڈیوٹی دینے والے بھی اور ہر شامل ہونے والا بھی اپنے ماحول پر بھی نظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ہر شر سے محفوظ رکھے اور اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس جلسے کو بابرکت فرمائے۔ ❀ ❀ ❀

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200

Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

Tel.: 0671-2112266. (M) 9437078266, 9437032266, 9438332026, 943738063

بہت سارے رشتے آج کل اس وجہ سے خراب ہو رہے ہیں اور جماعت میں بھی اس طرف رجحان بڑھ رہا ہے کہ ہمارے مرد بھی اپنے اہل کا خیال نہیں رکھتے اور ہماری لڑکیاں بھی اور عورتیں بھی بے صبری کا مظاہرہ کرتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فرمودہ اعلان نکاح اور خطبۂ نکاح میں اہم نصائح

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 10 جولائی 2011ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر معاملہ میں تمہارے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔ آپ نے ایک نمونہ قائم کیا اور ہر نمونہ کا ایک اعلیٰ ترین معیار قائم کیا۔ اور پھر ہمیں حکم دیا کہ تم لوگ جو اس رسول کے ماننے والے ہو اس کے اُسوہ پر عمل کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کی صلاحیتیں اور استعدادیں مختلف بھی رکھی ہوئی ہیں۔ اس لئے یہ نہیں کہا کہ تم نے ان معیاروں کو حاصل کرنا ہے۔ وہ معیار تو بہرحال حاصل نہیں کر سکتے اور نہ ان تک کوئی انسان پہنچ سکتا ہے۔ لیکن ہر ایک کی استعدادوں کے مطابق، ہر ایک کے مرتبہ کے مطابق ان کے حصول کیلئے حکم دیا گیا ہے۔ اور عائلی حالات میں بعض چیزیں ایسی ہیں کہ گو انسان سمجھتا ہے کہ یہ معیار جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائے وہ ہم حاصل نہیں کر سکتے۔ اس لئے جو ہمارے آپس میں رویے ہیں ان میں اگر ہم ان کے مطابق عمل کر رہے ہیں تو ٹھیک ہے۔ اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا واضح فرمایا کہ اپنے اہل کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور سب سے اچھا سلوک کرنے والا مَیں ہوں۔ یہ نہیں فرمایا کہ مَیں نے جو معیار حاصل کر لیا ہے، تم نے ضرور حاصل کرنا ہے۔ لیکن فرمایا کہ کوشش تم نے بہرحال کرنی ہے اور کرتے چلے جانا ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ، میاں کا بیوی کے ساتھ اچھا سلوک ہوتا کہ گھر میں ایک خوشی کی اور جنت کی زندگی گزر رہی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ بہت سارے رشتے آج کل اس وجہ سے خراب ہو رہے ہیں اور جماعت میں بھی اس طرف رجحان بڑھ رہا ہے کہ ہمارے مرد بھی اپنے اہل کا خیال نہیں رکھتے اور ہماری لڑکیاں بھی اور عورتیں بھی بے صبری کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تم لوگ آپس میں پیار اور محبت کا سلوک کرو اور آنحضورؐ نے فرمایا کہ پہل مرد نے کرنی ہے۔ فرمایا کہ مَیں اہل کیلئے تم میں سے سب سے اچھا ہوں۔ اس کے بعد پھر تمہارا عورتوں کے ساتھ، اپنے گھر والوں کے ساتھ یہ سلوک ہوگا۔ تو آگے پھر عورتوں کو بھی حکم دیا کہ اپنے خاوندوں کے گھروں کی نگرانی رکھو۔ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ ایک دوسرے کیلئے دعائیں کرو۔ سچائی کے ایسے معیار حاصل کرو جو قولِ سدید کہلانے والے ہوں۔ صرف سچائی نہیں بلکہ ایسے معیار جن میں ہلکا سا شائبہ بھی کسی قسم کی غلط فہمی کا نہ ہو۔ جو بات ہو سیدھی ہو۔ ایسی باتیں نہ ہوں جن کو بعد میں یہ کہا جائے میرا تو اس سے یہ مطلب تھا۔ اگر ایسا ستھرا اور صاف ماحول پیدا ہو جائے، ایسے صاف تعلقات آپس میں قائم ہو جائیں تو وہ گھر پھر جنت کا نظارہ پیش کرنے والے ہوتے ہیں اور یہی ایک احمدی گھرانے کی خاصیت ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ پس آج جو رشتے قائم ہو رہے ہیں یہ لڑکا اور لڑکی دونوں اس بات کا خیال رکھیں کہ انہوں نے ایک دوسرے کا خیال رکھنا ہے۔ ایک دوسرے سے تعلقات میں سچائی کو سامنے رکھنا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے جس طرح فرمایا ہے کہ آپس کے تعلق کو بڑھانے کیلئے ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کا بھی خیال رکھنا ہے۔ دونوں طرف سے جب رحمی رشتوں کا خیال رکھا جائے گا تو ان رحمی رشتوں کی وجہ سے پھر تعلقات میں مزید مضبوطی پیدا ہوتی ہے، رشتوں میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ پس ہم احمدیوں کو دنیا کے ماحول کا اثر قبول نہیں کرنا چاہئے بلکہ اپنا اثر ماحول پہ ڈالنا چاہئے۔ دنیا جس طرف جا رہی ہے اس کی اصلاح اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب ہم ہر معاملہ میں اس اُسوہ کو اختیار کرنے کی کوشش کریں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمایا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے اس اصول پر رہتے ہوئے قائم ہوں کہ ہم نے ایک دوسرے کے جذبات کا، احساسات کا خیال رکھنا ہے اور ان رشتوں کو عارضی رشتے نہیں بلکہ مستقل رشتے بنانا ہے اور جب تک یہ زندگی ہے ان پر قائم رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر دو رشتوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب اس کے بعد مَیں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

پہلا نکاح عزیزہ نائلہ طاہر بنت مکرم منیر احمد طاہر صاحب کا ہے جو عزیزم عرفان چوہدری ابن مکرم ڈاکٹر منور چوہدری صاحب کے ساتھ پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

دوسرا نکاح عزیزہ رضوانہ لطیف شیخ بنت مکرم رضوان لطیف شیخ صاحب کیلگری کینیڈا کا ہے جو عزیزم ذکی احمد ابن مکرم فضل احمد صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور فریقین کو مبارکباد دی اور شرف مصافحہ بخشا۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ۔ دفتر پی ایس۔ لندن)

بقیہ: رپورٹ افتتاح مسجد بیت العطا

اس ضرورت کو پورا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اب تک 16 ہزار سے زائد مساجد دنیا کے مختلف ممالک میں بنا چکی ہے اور اس مقصد کے لئے جماعت کے مردوزن اور بچے بے مثال مالی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق پا رہے ہیں اور یہ سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ مساجد سے مومنوں کو جو برکات ملتی ہیں اس کا ذکر ایک حدیث نبوی میں اس طرح آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا مَیں تمہیں وہ چیز بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ بندے کے گناہوں کو معاف کرتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ حضور ضرور بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اچھی طرح وضو کرنا باوجود جی نہ چاہنے کے اور کَثْرَۃُ الْخُطَا اِلَی الْمَسْجِدِ یعنی مسجد میں کثرت سے آنا اور ایک نماز ادا کرنے کے بعد دوسری نماز

©Makhzan-e-Tasaweer

کا انتظار کرنا اور فرمایا اس طرح تم شیطان کے مقابلہ پر سرحدوں پر گھوڑے باندھنے والے ہوگے۔ گویا شیطان کے حملے سے محفوظ ہو جاؤ گے۔ پس مساجد میں کثرت سے آنا بشرطیکہ تقویٰ ساتھ ہو تو یہ انسان کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے، بلندیٔ درجات کا ذریعہ ہے اور اندرونی اور بیرونی شیطان کے حملوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ دنیا میں زیادہ سے زیادہ ایسی مساجد بنائی جائیں جو نیکی اور تقویٰ اور محبت و اخوت کو قائم کرنے والی ہوں۔

مسجد بیت العطاؤ لورہیمپٹن کا افتتاح

برطانیہ کا ایک اہم شہر ولورہیمپٹن ہے جہاں مورخہ 17 مارچ 2012ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اس مسجد کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت العطا رکھا ہے۔ شام پانچ بجے حضرت امیرالمومنین مع حضرت بیگم صاحبہ و دیگر اراکین قافلہ مسجد بیت العطا میں تشریف لائے جسے احباب نے اچھی طرح سجایا ہوا تھا۔ حضور انور کے تشریف لانے پر مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن، مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب ریجنل امیر مڈلینڈ ریجن، مکرم مولوی عبدالغفار صاحب ریجنل مشنری اور مکرم ملک یاسین صاحب صدر جماعت احمدیہ ڈلورہیمپٹن نے آگے بڑھ کر حضور انور کا استقبال کیا۔ اس موقع پر بچوں اور بچیوں نے نہایت محبت واحترام اور جوش وخروش سے استقبالیہ ترانے پڑھے۔

سب سے پہلے حضور انور نے مسجد بیت العطا کی یادگاری افتتاحی تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ جس کے بعد حضور انور نے مسجد کے احاطہ میں ایک یادگاری پودا لگایا۔ اس کے بعد حضور انور مسجد کے اندر تشریف لے گئے۔

حضور انور کے مسجد کے محراب میں تشریف فرما ہونے کے بعد احباب جماعت کے ساتھ افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کا اردو ترجمہ مکرم مولانا عبدالغفار صاحب ریجنل مشنری نے پیش کیا۔ تلاوت کردہ آیات کا انگریزی ترجمہ مکرم مظفر کلارک صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنی مختصر رپورٹ میں فرمایا کہ سب سے پہلے مَیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو اس مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائے ہیں۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر سید فاروق احمد صاحب مرحوم سابق ریجنل امیر مڈلینڈ ریجن کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جنہیں مڈلینڈ میں پانچ نئی مساجد بنانے کا ٹارگٹ دیا گیا تھا اور خدا کے فضل سے اپنی زندگی میں انہوں نے اس ٹارگٹ کو پورا کر دیا۔ ان کے لئے دعا کی خصوصی درخواست ہے۔ اسی طرح یہ ذکر بھی کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے 1978ء میں برطانیہ کا دورہ فرمایا تھا اور ایک پریس کانفرنس میں اس عزم کا اظہار فرمایا تھا کہ ہم گلاسگو، ہڈرزفیلڈ اور ولورہیمپٹن میں بھی مساجد بنائیں گے۔ (بحوالہ اخبار برمنگھم پوسٹ 14 اکتوبر 1978ء)۔ الحمدللہ آج ولورہیمپٹن میں مسجد کے قیام کے ساتھ حضور رحمہ اللہ کی یہ خواہش پوری ہو رہی ہے۔ ولورہیمپٹن جماعت 1999ء میں قائم ہوئی جبکہ اس جماعت کے افراد کی کُل تعداد صرف 20 تھی۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی تعداد 42 ہوگئی ہے۔ مسجد کی عمارت پہلے ایک چرچ تھا جو 2010ء میں 93 ہزار پاؤنڈ میں خریدا گیا اور اس کے بعد اس کو مسجد کے طور پر تیار کیا گیا۔

©Makhzan-e-Tasaweer

مالی قربانی کے لحاظ سے ملک یاسین صاحب اور ان کی فیملی قابل ذکر ہیں جنہوں نے سارا خرچ برداشت کیا ہے اور اس مسجد کی تیاری کے لئے مکرم ناصر خان صاحب سیکرٹری جائیداد و نائب امیر یوکے کے ساتھ مکرم نسیم بٹ صاحب، ظہیر جتوئی صاحب، شاہد صاحب اور اُن کی ٹیم اور میاں صفدر علی صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

تشہد وتعوذ کے بعد حضور انور نے فرمایا: الحمدللہ آج ہمیں ایک اور مسجد کے افتتاح کی توفیق مل رہی ہے۔ مساجد بے شک چھوٹی چھوٹی ہوں لیکن یہ جماعت اور اسلام کی تبلیغ کا ذریعہ بنتی ہیں۔ مساجد کا بنانا ہی کافی نہیں۔ اب نئے سرے سے افراد جماعت کا کام شروع ہوا ہے۔ اب اس مسجد کو اسلام کا پیغام پہنچانے کا ذریعہ بننا چاہئے۔ مسجد کی تعمیر کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ ایسی عبادت جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں پسندیدہ اور مقبول ہو۔ دو مقاصد کو کبھی نہ بھولیں۔ پہلا مقصد عبادت الٰہی ہے اور دوسرا مقصد اس علاقے میں اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ یہ مقاصد پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خالص ہو کر عبادت کریں اور آپس میں پیار اور محبت سے رہیں۔ پھر تبلیغ ہوگی۔

©Makhzan-e-Tasaweer

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن ہمیشہ آخرت کی حسنات کا خیال رکھتا ہے اس کے بعد اس کی دنیوی کوششوں کو بھی پھل لگتا ہے اسی لئے دعا سکھائی رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنیا حَسَنَۃً وَفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً کہ دنیا کی حسنات کے ساتھ دین کی حسنات بھی مانگو کیونکہ وہی دائمی حسنات ہیں۔ دین کی حسنات عبادت سے حاصل ہوتی ہیں۔ مومن کی دنیا کی حسنات بھی آخرت کے لئے ہوتی ہیں۔ دنیا دار صرف دنیا کے لئے دعا کرتا ہے، مومن دین اور دنیا دونوں کے لئے دعا کرتا ہے۔ اس مسجد کا نام بیت العطا رکھا گیا ہے جس میں یہ اشارہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ہی عطا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

حضور انور نے فرمایا کہ قربانی کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ دینے والا خدا ہی ہے اور جب بندہ خدا کی راہ میں قربانی کرتا ہے تو اسے خدا تعالیٰ اور دیتا ہے اور اس طرح یہ سلسلہ چلتا چلا جاتا ہے۔ قربانی کے بعد انعام بھی ایک عطا ہے اور قربانی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ بے انتہا نوازتا ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا (سورۃ بنی اسرائیل:21) کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کو کوئی روک نہیں سکتا۔ اب اس مسجد کو اسلام احمدیت کے پیغام کو پہنچانے کا ذریعہ بننا چاہئے۔ اگر آپ عبادت کرنے والے، دوسروں کے حقوق ادا کرنے والے اور اسلام کا پیغام پہنچانے والے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی عطا کے نظارے دیکھنے والے ہوں گے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ آمین۔

خطاب کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کرائی اور اس کے بعد مستورات کی طرف تشریف لے گئے جہاں خواتین اور بچیوں نے حضور انور کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ کچھ دیر کے بعد دوبارہ مسجد میں مردوں کی طرف تشریف لے آئے جہاں احباب نے حضور انور کے ساتھ یادگار تصاویر بنوائیں۔ بعد ازاں حضور انور نے نماز مغرب وعشاء باجماعت پڑھائیں۔

غیر از جماعت غیر مسلم مہمانوں کے ساتھ خصوصی افتتاحی تقریب

شام سات بجے مسجد بیت العطا کے ساتھ ملحق احاطہ میں ایک مارکی کے اندر غیر از جماعت مہمانوں کے ساتھ ایک فنکشن ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کرسیٔ صدارت پر تشریف فرمانے کے بعد فنکشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم کاشف وحید صاحب نے کی، ترجمہ مکرم محمد یوسف صاحب ابن ملک یاسین صاحب نے پیش کیا۔ مکرم ملک یاسین صاحب نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض بھی ادا کئے۔

مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب ریجنل امیر مڈلینڈ نے اپنی مختصر تقریر میں مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور خاص طور پر حضور انور کا شکریہ ادا کیا کہ اپنی غیر معمولی مصروفیات کے

باوجود مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائے ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا کیا کہ اس نے ایک چھوٹی سی جماعت کو بغیر کسی بیرونی مدد کے مسجد بنانے کی توفیق دی ہے۔ انہوں نے مکرم امیر صاحب اور اُن کے رفقائے کار کا بھی شکریہ ادا کیا اور اس کے ساتھ ولورہیمپٹن سٹی کونسل کے افسران کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے چرچ کو مسجد میں تبدیل کرنے کی منظوری دینے میں ہر قسم کا تعاون کیا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ ایک پُرامن جماعت ہے جس کا ماٹو 'محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں' ہے۔ اس جماعت کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر رکھی۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے آخری زمانہ کے مصلح کے طور پر بھیجا ہے۔ اس وقت جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے دوسو ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔ ولورہیمپٹن جماعت کے افراد ہمیشہ تمام لوگوں کی بے لوث خدمت کے لئے تیار ہیں۔ ہماری کامیابی کا انحصار خدا تعالیٰ کی مدد اور خلافت سے وابستگی میں ہے۔ مساجد بنانے کا عظیم منصوبہ ہمارے پیارے امام کی توجہ کے نتیجہ میں ہی کامیابی کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

میئر آف ولورہیمپٹن کا ایڈریس

میئر آف ولورہیمپٹن کونسلر Bert Turner نے اپنے خطاب میں کہا کہ مجھے اس بات پر خوشی ہے کہ میں اپنے شہر کی طرف سے جناب امام جماعت احمدیہ عالمگیر کو خوش آمدید کہہ رہا ہوں۔ ولورہیمپٹن شہر میں بہت سی قوموں کے لوگ آباد ہیں اور ولورہیمپٹن سٹی کونسل سب لوگوں کو اکٹھا رکھنے کے لئے ہر دم کوشاں رہتی ہے اور ہر طبقے کے لوگوں کی ضروریات کا خیال رکھتی ہے۔ مجھے آپ لوگوں کی تعلیم

''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' بہت اچھی لگتی ہے۔ اسی طرح آپ کا سب لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہنے کا جذبہ بھی قابل تعریف ہے۔ ایک چرچ کا مسجد کے لئے استعمال ہونا بھی بہت اچھا ہے کیونکہ یہ کمیونٹی کی فلاح و بہبود کے لئے استعمال ہوگی۔

ممبر آف پارلیمنٹ کا خطاب

لیبر پارٹی سے تعلق رکھنے والے ممبر آف پارلیمنٹ Mr. Pat McFadden نے اپنے خطاب میں سب سے پہلے حاضرین کو السلام علیکم کہا اور پھر کہا کہ آپ لوگوں کے ساتھ آج کی شام گزار کر میں بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں خاص طور پر جماعت احمدیہ کے بین الاقوامی لیڈر کو خوش آمدید کہتے ہوئے مجھے فخر ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ برطانیہ کے امیر، علاقہ کے میئر، کونسلرز اور دیگر مہمانوں کو بھی میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ ملک یاسین خان صاحب صدر جماعت احمدیہ ولورہیمپٹن قابل تعریف ہیں جنہوں نے اپنی جماعت کے افراد کو ساتھ لے کر اس شہر کی بہت خدمت کی ہے۔ اس پر بھی میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں یہاں صرف مہمان کے طور پر نہیں آیا بلکہ ایک ہمسایہ کے طور پر بھی آیا ہوں۔ میں نے اس بلڈنگ کو اپنی آنکھوں کے سامنے تبدیل ہوتے دیکھا ہے۔ سٹی کونسل نے بھی بہت تعاون کیا اور سٹی کونسل تمام مذاہب کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ کا ایک پمفلٹ میں نے دیکھا ہے جس میں لکھا تھا کہ ہر شخص اپنے مذہب میں آزاد ہے۔ یہ بہت اعلیٰ تعلیم ہے۔ سب ممالک میں اس پر عمل ہونا چاہئے تاہم یوکے میں اس پر عمل ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ نے گزشتہ سو سالوں میں شاندار کام کیا ہے۔ کوئی بھی جماعت جو محبت کو فروغ دے اور نفرت کو دُور کرے وہ قابل تعریف ہے۔ اس جماعت نے عملی طور پر انسانیت کی خدمت کی ہے۔ سونامی کے متاثرین کے لئے، پاکستان کے زلزلہ زدگان کے لئے اور ہیٹی کے زلزلہ کے متاثرین کے لئے خدمت کر کے اس جماعت نے بہترین نمونہ دکھایا ہے۔ یہ جماعت ساری دنیا کے لوگوں کی بلا امتیاز خدمت کر رہی ہے جو بہت قابل تحسین ہے۔ بطور لوکل ممبر آف پارلیمنٹ میں آپ کے لئے ہمیشہ نیک تمنائیں رکھتا ہوں۔

ممبر آف پارلیمنٹ کا خطاب

خاتون ایم پی Ms. Emma Reynolds نے اپنے خطاب کا آغاز السلام علیکم سے کیا اور کہا کہ میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر اور باقی سب معزز مہمانوں کو دلی محبت کے ساتھ خوش آمدید کہتی ہوں۔ ملک یاسین صاحب ولورہیمپٹن میں جماعت احمدیہ کے ایک بہترین سفیر ہیں۔ چرچ کو مسجد میں تبدیل کرنے پر میں آپ کو مبارکباد دیتی ہوں۔ میں آپ کی بین الاقوامی خدمات اور آپ کے ماٹو Love for all Hatred for none کی وجہ سے آپ کا خاص احترام کرتی ہوں۔ احمدیوں پر پاکستان میں ہونے والے مظالم انسانی حقوق کی افسوسناک خلاف ورزی ہے۔ اسی طرح انڈونیشیا، بنگلہ دیش اور بعض دوسرے ممالک میں بھی یہ خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں۔ ہم اپنی حکومت پر زور دے رہے ہیں کہ اس معاملہ میں اپنا مؤثر کردار ادا کرے۔ آخر پر میں آپ کو اس مسجد کے افتتاح پر دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

ریورنڈ جان بارنٹ صاحب کا خطاب

Rev. John Barnett نے اپنے خطاب میں بشپ آف ولورہیمپٹن کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ میں خود شامل نہیں ہو سکا تاہم میں جماعت احمدیہ کے بین الاقوامی لیڈر کو ولورہیمپٹن میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ یاسین صاحب میرے ہمسائے ہیں اس لئے بھی مجھے اس موقع پر شامل نہ ہونے کا افسوس ہے۔ ہم سب کو مذاہب میں اختلاف کو احترام کے ساتھ دیکھنا چاہئے اسی طرح ایک زندہ خدا پر ایمان اور نبیوں پر ایمان کی مشترکہ تعلیم کو ہمیں اکٹھا کرنے کا ذریعہ ہونا چاہئے۔ بائبل میں ایک نبی کی تعلیم مذکور ہے کہ اگر تم اپنے ملک کی خیر خواہی کرو گے تو یہ تمہاری اپنے لئے خیر خواہی ہوگی۔ آپ کو نئے سنٹر کی مبارکباد ہو اور خدا کرے آپ ہمیشہ ترقی کرتے رہیں۔

کونسلر الیاس مٹو صاحب کا خطاب

کونسلر الیاس مٹو صاحب (Councillor Elias Mattu) نے کہا کہ مجھے اس تقریب میں شرکت کر کے بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ آج میری بھانجی کی شادی تھی لیکن مَیں اس کے باوجود یہاں آیا ہوں کیونکہ آپ کی جماعت سے میرا خاص تعلق ہے۔ محبت اور امن کے الفاظ تو اکثر بولے جاتے ہیں لیکن ان پر عمل کم ہوتا ہے لیکن جماعت احمدیہ ان پر عمل بھی کرتی ہے۔ مَیں نے جماعت کے کئی فنکشن دیکھے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے افراد بہت دوستی پسند ہیں۔ اگر میرے لئے ممکن ہوتا تو مَیں شہر کے ہر لیمپ پوسٹ پر Love for all Hatred for none کے الفاظ آویزاں کروا دیتا۔ یہ بلڈنگ بہت خستہ حالت میں تھی۔ کئی سالوں سے خالی تھی لیکن خدا کا شکر ہے کہ جماعت احمدیہ نے بہت محنت کر کے اس کا نقشہ بدل دیا ہے۔ ولورہیمپٹن میں مختلف مذاہب اور قوموں کے لوگ رہتے ہیں جو 62 زبانیں بولنے والے ہیں تاہم بڑے پیار سے رہ رہے ہیں۔ اس شہر میں جماعت احمدیہ کی مسجد کی کمی تھی جو آج پوری ہوگئی ہے جس پر مَیں بہت خوش ہوں۔ مہمان مقررین کے خطابات کے بعد حضور انور نے حاضرین کو خطاب سے نوازا۔

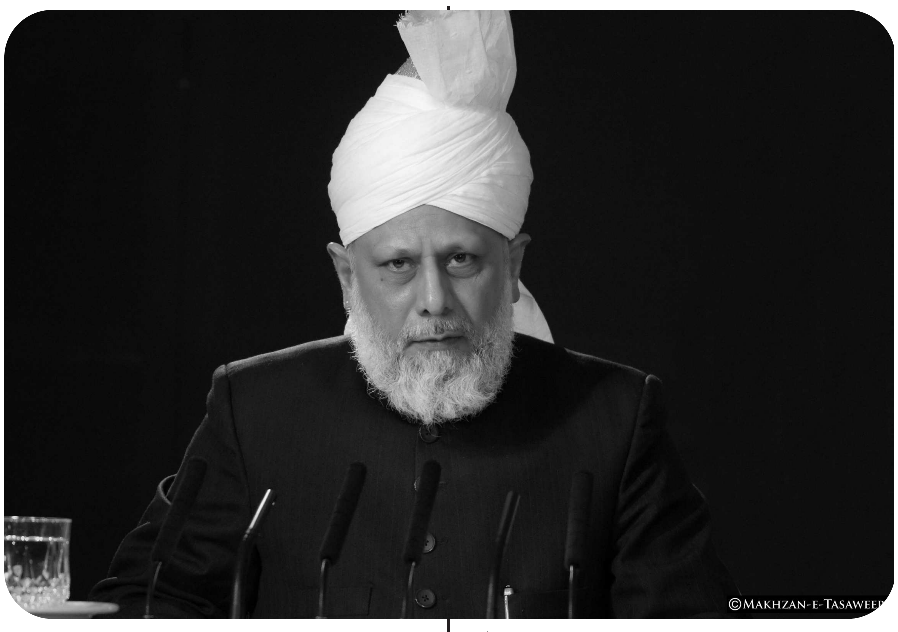
©Makhzan-e-Tasaweer

©Makhzan-e-Tasaweer

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور نے سب حاضرین کو السلام علیکم کہا اور فرمایا: آج کا دن بہت خوشی کا دن ہے۔ خاص طور پر اُن احمدیوں کے لئے جو اس علاقے میں رہتے ہیں کیونکہ سب کو اس مسجد کے افتتاح کا بہت انتظار تھا۔ پہلے مَیں آپ سب مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو وقت نکال کر یہاں تشریف لائے ہیں۔ اس قسم کا رویہ آپ کے اعلیٰ اخلاق کا ثبوت ہے۔ یہ تقریب کوئی دنیاوی تقریب نہیں جہاں دنیاداری کے طریقوں سے خوشیاں منائی جائیں بلکہ یہ ایک مذہبی جگہ کے افتتاح کی تقریب ہے۔ اس لحاظ سے بھی آپ کا آنا قابل قدر ہے۔ آپ کا شکریہ ادا کرنے کے ذریعہ خدا کا بھی شکر ادا کر رہا ہوں جو کہ خدا کی رضا کے حصول کے لئے ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں مَیں اس عام غلط فہمی کو دُور کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کو خوش کرنے کے لئے شدّت پسندی کی ضرورت ہے۔ یہ درست نہیں۔ سب کو اپنے دل سے یہ خیال نکال دینا چاہئے کیونکہ یہ اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ لوگوں کو جبر سے اسلام میں داخل کرنا ناجائز ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم احمدی مسلمان ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ سب مذاہب کے ریفارمر ہیں۔ آپؑ نے سکھایا کہ جو شخص مذہب میں جبر کرتا ہے وہ کسی مذہب کی تعلیم پیش نہیں کرتا۔ ایسا شخص خدا کی خوشنودی حاصل نہیں کرسکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی تعلیم دی کہ اگر تم خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے دل کو ہر شخص کے خلاف خیالات سے پاک کرو حتی کہ دشمن سے بھی بے انصافی نہیں کرنی۔ قرآن کریم فرماتا ہے: اِعۡدِلُوۡا ھُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی کہ انصاف بھی تقویٰ ہے صرف نماز روزہ کافی نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء اسلام کے دور کو دیکھیں تو انہوں نے کبھی جارحانہ جنگیں نہیں کیں بلکہ صرف دفاعی جنگیں کیں جو انصاف پر مبنی تھیں۔ قرآن کریم یہ بھی کہتا ہے کہ جنگ کے ختم ہونے کے بعد دشمن پر کوئی زیادتی اور بے رحمی نہ کرو۔ اگر دوسرے تم سے نفرت کا بھی سلوک کریں پھر بھی تم ان سے نفرت نہ کرو اور نہ بے انصافی کرو بلکہ شفقت کا سلوک کرو۔ ایسی تعلیم کی موجودگی میں اسلام کی طرف تشدّد منسوب کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہمارے غیر مسلم مہمانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ تشدّد پسندی انصاف کے خلاف ہے۔ اگر چند لوگ ایسا کر رہے ہیں تو سب مسلمانوں کو الزام نہیں دینا چاہئے۔

مسجد کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ مسجد کے معنے ہیں جہاں سجدہ کیا جاتا ہے، جہاں مسلمان اکٹھے ہو کر خدا کے سامنے جھکتے ہیں۔ وہ خدا جس نے کہا کہ ہر کام شروع کرنے سے پہلے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھا کرو۔ گویا رحم کرنے والے خدا کے نام کے ساتھ کام شروع کرو۔ خدا کی صفات رحمانیت اور رحیمیت سب مخلوق سے تعلق رکھتی ہیں لیکن انسان سب سے زیادہ ان صفات سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ خدا کی صفات اختیار کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا ان پر رحم کرتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی کے خلاف نفرت کے خیالات کے ساتھ مسجد میں داخل ہوتا ہے تو وہ اس تعلیم کے خلاف کرتا ہے۔ سچے مسلمان کے لئے رحم اور شفقت کی صفات دکھانا ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ آپ کو اسلام کی صحیح تعلیم کا علم ہو گیا ہوگا۔ اسی تعلیم کے مطابق ہم اس مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں۔ اگر یہی مسجد کا مقصد ہے تو یقیناً یہ مسجد سب کے لئے مفید ہے اس لئے مَیں امید کرتا ہوں کہ یہ مسجد ان مقاصد کو پورا کرنے والی ہوگی۔ آجکل ساری دنیا میں باہمی تنازعات چل رہے ہیں اس لئے ساری دنیا کو محبت اور امن کی ضرورت ہے۔ تیسری جنگ عظیم کے خطرات بھی سر پر منڈلا رہے ہیں۔ ہم سب کو اس طرف بھی توجہ کرنی چاہئے اور اس کے علاج کے لئے خدا کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ وہی ہمیں تباہی سے بچا سکتا ہے۔

آخر میں حضور نے سب مہمانوں کا ایک بار پھر شکریہ ادا کیا۔ اپنے خطاب کے بعد حضور انور نے ازراہ شفقت میئر آف ولورہیمپٹن کو اُن کی چیریٹی کے لئے £2500 کا چیک بطور عطیہ دیا۔ اسی طرح مقامی ممبر آف پارلیمنٹ Mr. Pat McFadden کو بھی ان کی نامزد کردہ چیریٹی کے لئے £2500 کا چیک عطا فرمایا۔ اس کے علاوہ دیگر خصوصی مہمانوں کو قرآن کریم سمیت اسلامی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا۔

افتتاحی تقریب کے اختتام پر حضور انور نے اجتماعی دعا کرائی اور اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں پُر وقار کھانا پیش کیا گیا۔

ممبر آف پارلیمنٹ کا خطاب

ایک برطانوی ممبر آف پارلیمنٹ Mr. Paul Uppal کچھ تاخیر سے پہنچے۔ حضور انور نے اکرام ضیف کے پیش نظر کھانے کے دوران انہیں بھی خطاب کی اجازت عطا فرمادی۔ موصوف نے بتایا کہ آج ہندوؤں، سکھوں اور عیسائیوں کی کچھ تقریبات تھیں اور مجھے ان سب میں مدعو کیا گیا تھا اس لئے مَیں وہاں سے فارغ ہونے کے بعد یہاں بھی آ گیا ہوں تاکہ اس تقریب میں بھی شرکت سے محروم نہ رہوں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں فیملی لائف پر یقین رکھتا ہوں۔ اس پہلو سے اسلام کی تعلیم بھی بہت اچھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر مذہب کے اندر اچھے اصول ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہر مذہب کے اچھے اصولوں کی قدر کریں اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔ انہوں نے مسجد کے افتتاح پر حضور انور اور افراد جماعت کو مبارکباد پیش کی اور شکریہ ادا کیا کہ انہیں دعوت دی گئی۔

تقریب کے آخر میں بہت سے مہمانوں اور احباب جماعت نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا جس کے بعد حضور مسجد دارالبرکات برمنگھم تشریف لے گئے جہاں حضور نے رات قیام فرمایا اور اگلے روز مسجد بیت المقیت والسال کا سنگ بنیاد رکھا اور مسجد بیت الغفور Halesoven (ویسٹ برمنگھم) کا افتتاح فرمایا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام منتظمین، مہمانوں اور مال اور وقت کی قربانی کرنے والوں کو بہترین جزا عطا فرمائے جنہوں نے ان مساجد کی تعمیر اور دیگر انتظامات میں حصہ لیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

تحریک وقفِ نو کا سِلور جوبلی سال

(۳/اپریل ۱۹۸۷ء اعلانِ تحریک/ماہِ اپریل ۲۰۱۲۔ ۲۵ واں سال)

(محمد ظفر اللہ کے اے۔ انچارج دفتر وقفِ نو بھارت)

اللہ جل شانہ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے "وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ‌ؕ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ"۔ (آلِ عمران ۱۰۵) یعنی تم میں سے ایک ایسی امت ہو جو نیکی کی طرف دعوت دیتی اور اچھی اور معروف باتوں کا حکم دیتی ہو اور بری باتوں اور فحشاء سے روکتی ہو۔ اس آیتِ کریمہ سے واضح طور پر یہ بات سامنے آتی ہیکہ الٰہی جماعتوں کا کام نیکی کی دعوت دینا اچھی اور حکمت پر مبنی باتوں کی طرف رہنمائی کرنا اور بری اور فحشاء باتوں سے دور رکھنا اور دور رہنا ہوتا ہے اور اس نیک فریضہ کو سرانجام دینے کیلئے اللہ تعالیٰ ہر دور میں ہر امت میں اپنے انبیاءؑ اور برگزیدوں کو مبعوث فرماتا رہا اور ان سب میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اور رحمۃ للعلمین بنا کر مبعوث کرکے فرمایا کہ " بلّغ ما اُنزل اِلیک "اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو تیری طرف نیکی اور اچھی باتیں اور ہدایات اتاری گئی ہیں وہ لوگوں تک پہنچا اور تبلیغ کر۔ پھر ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَمَا كَانَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لِيَنۡفِرُوۡا كَآفَّةً‌ ؕ فَلَوۡلَا نَفَرَ مِنۡ كُلِّ فِرۡقَةٍ مِّنۡهُمۡ طَآئِفَةٌ لِّيَـتَفَقَّهُوۡا فِى الدِّيۡنِ وَلِيُنۡذِرُوۡا قَوۡمَهُمۡ اِذَا رَجَعُوۡۤا اِلَيۡهِمۡ لَعَلَّهُمۡ يَحۡذَرُوۡنَ ۝"۔ (التوبۃ ۱۲۳) یعنی مؤمنوں کیلئے ممکن نہیں کہ وہ تمام کے تمام اکٹھے نکل کھڑے ہوں۔ پس ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ان کے ہر فرقے میں سے ایک گروہ نکل کھڑا ہوتا کہ وہ دین کا فہم حاصل کریں اور اپنی قوم کو خبردار کریں جب اس کی طرف واپس لوٹیں تاکہ شاید وہ ہلاکت سے بچ جائیں۔

قارئین کرام! اللہ تعالیٰ کی راہ میں تبلیغِ حق اور اس کیلئے وقف ہونے کا سلسلہ کوئی نیا امر نہیں ہے بلکہ یہ تو انبیاء کرامؑ اور انکی جماعتوں کی سنّت وطریق رہا ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیام کی غرض وغایت بھی بانیٔ جماعت احمدیہ نے اپنے اقوال اور افعال سے یہی بیان فرمائی ہے اور تب سے اس الٰہی جماعت میں وقتاً فوقتاً اس غرض وغایت کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کیلئے جدوجہد ہوتی رہی اور اس کو مزید مضبوط اور موثر طریقے سے چلانے کیلئے زمانہء حضرت بانیٔ جماعت احمدیہؑ سے دینی علوم وتدریس کیلئے باقاعدہ نظام کا اجرا کیا گیا اور اس وقت سے مخلصین اس جہاد میں شامل ہو کر اپنی زندگی وقف کرکے خدا تعالیٰ کی راہ میں جدوجہد کرتے آرہے ہیں جس کے نتیجہ میں سو سال قبل ایک گمنام بستی قادیان سے بلند ہوئی حقیقی اسلام کی دعوت "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاوں گا" الٰہی بشارت کے طفیل آج دوصد سے زائد ممالک میں پہنچ چکی ہے اور اپنے خدائی مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش وسعی کر رہی ہے۔ دورِ حاضر اور آئندہ صدی میں جماعت احمدیہ یعنی حقیقی اسلام کی غیر معمولی ترقیات میں جماعتی ضرورتوں وتقاضوں کو کماحقّہ پورے کرنے کیلئے اپنی خداداد صلاحیتوں اور خدائی فراست سے اذنِ الٰہی کے تحت جماعت احمدیہ عالمگیر کے چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ نے اس عظیم الشان تحریک وقفِ نو کا اجرا فرمایا۔ اس مختصر سی تمہید کے بعد خاکسار اس عظیم الشان تحریک کے بارہ میں اسکی سلور جوبلی سال کے تشکرِ الٰہی کی خوشی کی مناسبت سے چند سطریں ہدیہ قارئین کر رہا ہے۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ نہایت ہی بابرکت اور عظیم الشّان الٰہی تحریک وقفِ نو امسال بفضلہٖ تعالیٰ سِلور جوبلی یعنی اپنے ۲۵ ویں سال میں داخل ہو چکی ہے۔ اور یہ دنیا بھر کے احمدیوں کیلئے بالعموم اور دنیا کے تمام واقفینِ نو و واقفاتِ نو اور انکے والدین کیلئے بالخصوص بڑی ہی خوش قسمتی کی بات ہیکہ ہم سبھی احمدی ہونے کی وجہ سے اس عظیم الشان الٰہی تحریک سے مربوط ہیں۔ (الحمدللہ علیٰ ذالک)۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 3 اپریل 1987ء کو اس بابرکت اور عظیم الشان تحریک کا اعلان فرماتے ہوئے اسکے اہم اور عظیم اغراض ومقاصد بیان فرمائے ہیں ان کا نچوڑ مختصراً پیشِ خدمت ہے۔ حضور انور رحمہ اللہ نے فرمایا "اگلی صدی کے حقیقی استقبال کی اہمیّت پیدا کرنے والی ایک نہایت مبارک تحریک آئندہ دو سال میں پیدا ہونے والے بچوں کو خدا اور اسکے دین کی خاطر ابھی سے وقف کریں تاکہ واقفین بچوں کی ایک عظیم الشان فوج حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے خدا کی غلام بن کر اگلی صدی میں داخل ہو رہی ہو۔ یہ ایک تحفہ ہے جو ہم نے اگلی صدی کیلئے خدا کے حضور پیش کرنا ہے۔ جماعت کا ہر طبقہ اس تحفہ کیلئے تیّار ہونا چاہیئے دنیا بھر میں بلا استثناء جماعت کے ہر طبقہ سے لکھوکھا واقفین زندگی آنے چاہئیں۔ آئندہ صدی میں دینِ حق کو بکثرت پھیلانے کیلئے لاکھوں تربیّت یافتہ واقفین درکار ہونگے۔"

حضور نے اس موقعہ پر سورۃ التوبہ کی آیت ۲۴ کی تلاوت فرمائی اور لطیف پیرائے میں اسکی تشریح فرمائی۔ قارئین جب مذکورہ خطبہ جمعہ بار بار پڑھیں گے تو اس عظیم الشان الٰہی تحریک کے اغراض ومقاصد سے روشناس ہونگے اور ہوتے جائیں گے (انشاءاللہ) اس عظیم الشان الٰہی تحریک کے تعلّق سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 13 اپریل 1987ء تا یکم دسمبر 1989ء کل پانچ خطبات ارشاد فرمائے ہیں اور آپؒ کے اس اعلانِ الٰہی تحریک کے بعد اس پر والہانہ لبّیک کا اظہار کرتے ہوئے ہزارہا احمدی والدین نے اپنی ہونے والی اولاد کو خدا کی راہ میں وقف کرکے خلیفۂ وقت کی خدمت میں پیش کیا۔ ابتداء میں اس الٰہی تحریک کا عرصہ دو سال کیلئے تھا لیکن دنیا بھر کے احمدی والدین کی تڑپ اور جذبات وخواہشات کو مدِّنظر فرماتے ہوئے پیارے آقا نے 10 فروری 1989ء کے بیان فرمودہ خطبہ جمعہ میں اس الٰہی تحریک کا عرصہ مزید دو سال کیلئے بڑھاتے ہوئے فرمایا "لیکن جس طرح بعض دوستوں کے خطوط سے پتہ چل رہا ہے وہ خواہش رکھتے ہیں لیکن یہ سمجھ کر کہ اب وقت نہیں رہا وہ اس خواہش کو پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچا سکتے ان کیلئے اور مزید تمام دنیا کی جماعتوں کیلئے جن تک ابھی یہ پیغام ہی نہیں پہنچا میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ وقفِ نو میں شمولیت کیلئے مزید دو سال کا عرصہ بڑھایا جاتا ہے" اس خطبہ جمعہ میں حضور انورؒ نے واقفینِ نو اور ان کے والدین پر عائد ہونے والی ذمّہ داریاں، مختلف ادوار و اوقات میں پیش کئے گئے واقفین اور ان کی اقسام، واقفینِ نو بچوں پر گہری اور کڑی نگرانی کیلئے والدین کو تاکید، واقفینِ نو بچوں میں اخلاقِ حسنہ کی آبیاری اور ان کی اعلیٰ تعلیم وتربیت کا خصوصی اہتمام اور اس میں وسعت کی ضرورت واہمیت، منضبط رویّہ وعادات اپنانے کی تربیت، خصوصی احتیاط کی تعلیم بابت مالی امور، انہیں ٹھوکر سے بچانے والی ضروری احتیاطیں، انہیں عظیم الشان لیڈر شپ کے اہل بنانے والی تربیت، ان میں مادہء وفا پیدا کرنے وغیرہ اہم اور نہایت ہی ضروری تربیتی امور پر مفصّل روشنی ڈالی ہے جن سے واقفینِ نو اور انکے والدین اور انتظامیہ کیلئے ایک نہایت ہی عمدہ اور خوبصورت اور باعمل لائحہء عمل کا ذخیرہ مہیّا ہو سکتا ہے۔ ویسے حضور انورؒ کے مذکورہ پانچوں خطبات کو اس 25 ویں سلور جوبلی کے سال میں داخلین بڑی عمر کے واقفینِ نو اور واقفاتِ نو اور ان کے والدین اور انتظامیہ بار بار پڑھیں اور مطالعہ کریں تو یہ خطبات نہ صرف ان روحانی فوجوں کیلئے ایک ذخیرہء تربیت ثابت ہوں گے بلکہ ان کے والدین اور انتظامیہ کیلئے بھی مشعلِ راہ ثابت ہوں گے۔

ابتداء میں اس عظیم الشان الٰہی تحریک کے شاملین کی تعداد پانچ ہزار مقرر کی گئی تھی لیکن دنیا بھر کے مخلص احمدی والدین کی بڑی تڑپ اور خواہشات کو ملحوظ فرماتے ہوئے بانیٔ تحریک وقفِ نوؒ نے نہ صرف اس تحریک کا عرصہ مزید دو سال کیلئے بڑھایا بلکہ اس الٰہی تحریک میں شامل ہونے والوں کی تعداد پندرہ ہزار تک مقرر فرمادی اور پھر ان روحانی فوجوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اور دنیا بھر کے احمدی والدین کی تڑپ اور خواہشات کو مدنظر فرماتے ہوئے بانیٔ تحریک وقفِ نوؒ نے اس الٰہی تحریک کو ایک مستقل تحریک کے مقام کی حیثیت مرحمت فرمائی اور آج بفضلہٖ تعالیٰ یہ الٰہی عظیم الشان تحریک ایک مستقل تحریک کے مقام کی حامل ہے (الحمدللہ علیٰ ذالک) دنیا بھر کے مخلص احمدی والدین کا اپنی اولاد کو اس الٰہی تحریک کے تحت خدا کی راہ میں پیش کرنے کا سلسلہ بفضلہٖ تعالیٰ جاری وساری ہے۔

ان روحانی عظیم الشان لیڈر شپ کے اہل بننے والی روحانی فوجوں کی تعلیم وتربیت کیلئے اور ان کے والدین کی رہنمائی اسی طرح جماعتی انتظامیہ کی گائیڈ لائن کیلئے حضرت بانیٔ تحریک وقفِ نوؒ کے ارشاد فرمودہ خطبات اور موجودہ حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ کے خطبات وغیرہ تو پہلے ہی سے بطورِ روحانی ذخیرہ ہمارے سامنے موجود ہیں مگر خلیفۂ وقت کی خصوصی توجہ اور نگرانی کے تحت وقتاً فوقتاً موصول ہونے والی ہدایات اور ارشادات کی روشنی میں دفتر وقفِ نو بھارت (نظارت تعلیم) کی طرف سے ہندوستان بھر کی جماعتوں کو خطوط کے ذریعہ سرکلرز بھجوائے جاتے ہیں اور ان روحانی جماعتی فوجوں میں دینی اور روحانی امور میں مسابقت کی روح پیدا کرنے اور ان میں قرآنی اور دینی علوم کی وسعت وبیداری پیدا کرنے کیلئے جماعتوں میں ان کی خصوصی کلاسز اور میٹنگز منعقد ہوتی ہیں اور کیمپز لگائے جاتے ہیں اور اب وباللہ التوفیق ہندوستان بھر کے زونز میں ان روحانی فوجوں میں قرآنی ودینی علوم میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی غرض اور روحانی مدارج کے حصول کیلئے ہر سال اجتماعات منعقد کروائے جاتے ہیں اور امسال 25 ویں سلور جوبلی سال کی مناسبت سے یہ اجتماعات منعقد ہونگے (انشاءاللہ)۔

بفضلہٖ تعالیٰ دنیا بھر میں لندن ریکارڈ کے مطابق اس عظیم الشان الٰہی تحریک میں تقریباً 45000 روحانی سپاہیوں کو مخلصین احمدی والدین نے پیش کیا ہے جس میں دفتر وقفِ نو کے کمپیوٹر اپ ڈیٹ ڈاٹا کے مطابق 2405 ہندوستان کے بچے اس عظیم الشان تحریک میں شامل ہیں (الحمدللہ علیٰ ذالک) اور یہ شمولیت کا سلسلہ بفضلہٖ تعالیٰ جاری وساری ہے۔ اور آج اس عظیم الشان الٰہی بابرکت تحریک میں ابتداء میں شامل ہونے والے واقفینِ نو و واقفاتِ نو اپنی عمر کے چوبیس یا پھر پچیسویں سال میں ہیں اور وہ آج بفضلہٖ تعالیٰ اس اہم تاریخی سلور جوبلی دور میں داخل ہو چکے ہیں۔ آیئے آج اس اہم اور خوشی کے موقع پر خدا کا شکر بجا لائیں۔ والدین اور واقفین و واقفاتِ نو یہ عہد کریں کہ جس غرض وغایت اور مقاصدِ عالیہ کا عزم

لیکر والدین نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اپنے تحفے پیش کئے ہیں۔ انہیں سجا کر پیش کرنے والے ہوں اور وہ بچے حضرت اسماعیلؑ صفت و مادہ کا نمونہ اپناتے ہوئے **افعل ماتؤمر ستجدنی انشاءاللہ من الصٰبرین** کے مصداق بنتے ہوئے اپنی زندگی کلیۃً بغیر جبر واکراہ جماعت کیلئے پیش کرنے والے ہوں تبھی ہم حقیقی وصحیح معنوں میں اس عظیم الشان تحریک میں شامل کروانے اور ہونے کا حق ادا کرنے والے بن سکتے ہیں۔

اس عظیم الشان الٰہی تحریک کو خلیفۂ وقت کی ہدایات ورہنمائی کے تحت کامیابی اور کامرانی کی راہ پر گامزن کرنے کیلئے قادیان، ربوہ اور لندن میں شعبہ جات کام کررہے ہیں اور پیارے آقا بڑی ہی توجہ سے اپنی خداداد صلاحیتوں ودعاؤں سے ان روحانی فوجوں کی تعلیم وتربیت کیلئے سعی فرمارہے ہیں اور اسکا اندازہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر ہر ہفتہ واتوار نشر ہونے والی وقفِ نو کی کلاسز اور حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ کے کسی بھی ملک یا صوبہ کے اپنے مبارک دورہ جات کے دوران وہاں پر بالخصوص واقفین وواقفاتِ نو کی کلاسز منعقد کروانے سے کیا جاسکتا ہے۔ اور خلیفۂ وقت کی ہدایت اور رہنمائی سے دفتر وقفِ نو بھارت (نظارت تعلیم) نے نصاب وقفِ نو جو پہلے سترہ سال کی عمر کے بچے بچیوں کیلئے شائع کروایا تھا اب بیس سال کی عمر کے واقفین وواقفاتِ نو کیلئے مزید کچھ نصابی مضمون کے ساتھ بزبان انگریزی اور اردو نئے سرے سے شائع کروایا ہے اور ہندوستان بھر کی جماعتوں کو ضرورتاً بھجوایا جارہا ہے۔ ویسے تو واقفینِ نو وواقفاتِ نو کی تعلیم وتربیت اور انکے والدین وجماعتی عہدیداروں کی رہنمائی ولائحہ عمل کیلئے حضرت بانی تحریک وقفِ نوؒ کے بیان فرمودہ زرّیں خطبات اور موجودہ حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ خطبات ہی ایک بہت بڑا ذخیرہ ہیں لیکن علاوہ ازیں دفتر وقفِ نو بھارت (نظارت تعلیم) نے باقاعدہ ایک لائحہ عمل بابت واقفین وواقفات اور والدین اور عہدیدار تیار کرکے بغرض منظوری حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوایا ہے جسے حضور انور نے ازراہِ شفقت زیرِ نمبر QND.9849/ 18.12.11 منظوری عنایت فرمائی جسے دفتر نے شائع کرواکر تمام جماعتوں میں بھجوادیا۔

علاوہ ازیں ان روحانی فوجوں میں وقف کی اصل روح اور تڑپ پیدا کرنے کی غرض اور ان کی تعلیم وتربیت کیلئے محترم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز کی تصنیف کردہ کتاب " وقفِ زندگی کی اہمیت اور برکات" ہندوستان بھر کے زونز میں بھجوائی جارہی ہے اور اس کتاب اور خلفائے کرام کے بیان فرمودہ خطبات اور ارشادات کی روشنی میں واقفین وواقفاتِ نو، والدین، سیکرٹریانِ وقفِ نو اور مبلّغین ومعلّمینِ کرام کے ورکشاپس بھی منعقد کروائے جارہے ہیں تاکہ خلیفۂ وقت کی ہدایات ورہنمائی کے مطابق ان کے اندر وقف کی حقیقی روح پیدا ہو اور سیکرٹریان کو اس کے ذریعہ اچھی ٹریننگ ہوسکے۔ اسکے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ بنصرہ العزیز کے 27/06/03 اور 22/10/10 بیان فرمودہ خطبات کتابی شکل میں شائع کرواکر تمام جماعتوں میں مہیّا کروادیئے گئے ہیں جو کہ ان روحانی فوجوں، والدین اور متعلّقہ انتظامیہ کیلئے وقفِ نو کی اغراض ومقاصد اور تعلیم وتربیت کا بہت بڑا قیمتی اور لاجواب ذخیرہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا 27/06/03 بیان فرمودہ خطبہ دراصل بانیٔ تحریک وقفِ نوؒ کے ان پانچ خطبات کے مکمل مغز اور نچوڑ پر مشتمل ہے جو حضور انورؒ نے ارشاد فرمائے تھے جسکے پڑھنے اور مطالعہ کرنے سے اس الٰہی تحریک کے مقاصد اور اغراض عیاں ہوتے ہیں علاوہ ازیں حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا 22/10/10 بیان فرمودہ خطبہ تو واقفینِ نو اور واقفاتِ نو، والدین اور سیکرٹریانِ وقفِ نو کیلئے ایک مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے ضروری ہیکہ بڑی عمر کے واقفین وواقفاتِ نو، والدین اور جماعتی عہدیداران ان زریں خطباتِ کا باربار مطالعہ کرتے رہیں اور ان ہدایات اور رہنمائیوں پر گامزن ہونے کی سعی کرتے رہیں۔

پس آج جب کہ ہم سبھی احمدی بالعموم اور واقفین وواقفاتِ نو اور انکے والدین بالخصوص اس عظیم الشان الٰہی تحریک کی سلور جوبلی میں داخل ہوچکے ہیں تو اس تشکرِ الٰہی کی خوشی اور بابرکت موقعہ کی مناسبت سے اپنے اپنے جائزے ضرور لیں کہ ہم نے جو تُحفہ اس عظیم الشان الٰہی تحریک پر مریمیؑ "وقفِ روح ودعا اور ابراہیمیؑ دعاؤں کے ساتھ پیش کیا تھا کیا ہم نے اس حقِ فریضہ کو کماحقہ ادا کیا ہے یا ادا کرنے والے بن رہے ہیں؟ اور کیا ہمارے وہ واقفین بچے مریمی صفت اور اسماعیلی صفت کے ساتھ اپنے اندر وقف کی حقیقی روح پیدا کرکے اپنے آپکو خدا کی راہ میں بلاجبر واکراہ پیش کرنے والے بن رہے ہیں؟ اگر ہیں تو ایسے والدین خوش قسمت ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے اپنے وعدے پورے کررہے ہیں۔ اگر نہیں تو یہ مقام ان کیلئے لمحۂ فکریہ ہے۔ آخر پر خاکسار یہ مناسب سمجھتا ہے کہ اس الٰہی تحریک میں شاملین ہندوستان بھر کے واقفین وواقفاتِ نو کی صوبہ وائز تعداد اور انکے تعلیمی مراحل کا ایک مختصر ساخاکہ ہدیہ قارئین کیا جائے۔ اس وقت بفضلہٖ تعالیٰ دفتری ریکارڈ کے مطابق 2406 بچے اس الٰہی تحریک میں شامل ہیں۔ ان میں سے کلاس نوویں سے لیکر گریجویشن اور پوسٹ گریجویشن کے تعلیمی مراحل میں دفتری اپ ڈیٹ کے مندرجہ ذیل طلباء وطالبات ہیں۔

جامعۃ الاحمدیہ ۹۴ لڑکے۔ جامعۃ المبشرین ۸ لڑکے۔ نوویں کلاس ۳۱ لڑکے ۶ لڑکیاں۔ دسویں کلاس ۹۳ لڑکے ۲۵ لڑکیاں۔ +1 کلاس ۴۴ لڑکے ۲۱ لڑکیاں۔ +2 کلاس ۵۷ لڑکے ۲۵ لڑکیاں۔ اگریکلچر ۲ لڑکے۔ آرکیٹکچر ایک لڑکا۔ بی ٹیک ۷۳ لڑکے ۵ لڑکیاں۔ ایم ٹیک ۲ لڑکے۔ بی ایچ ایم ایس ۶ لڑکیاں۔ ایم بی بی ایس ۲ لڑکے ۱ لڑکی۔ بی پی ٹی ۴ لڑکیاں۔ بی فارمیسی ۱ لڑکی۔ بی ڈی ایس ۳ لڑکے۔ پارامیڈیکل سائنس ۱ لڑکی۔ پارامڈیکل سائنس ۱ لڑکی۔ بی یو ایم ایس ۲ لڑکے۔ بی اے ایم ایس ۱ لڑکا۔ بی کوم ۷ لڑکے ۴ لڑکیاں۔ بی بی اے/ بی بی ایم ۵ لڑکے۔ بی سی اے ۲ لڑکے۔ ایک لڑکی۔ بی اے جرنلزم ۱ لڑکا۔ بی اے ماس کمیونیکیشن ۲ لڑکے۔ بی اے ۲۱ لڑکے ۱۸ لڑکیاں۔ بی ایڈ ۱ لڑکی۔ ٹیچر ٹریننگ ایک لڑکی۔ بی ایس سی ۸ لڑکے ۱۶ لڑکیاں۔۔۔۔ آئی ٹی آئی ایک لڑکا۔ ایل ایل بی ایک لڑکا۔ ایم بی اے ۴ لڑکے ایک لڑکی۔ ایم اے ایک لڑکا ۳ لڑکیاں۔ ایم ایس سی ۳ لڑکے ۵ لڑکیاں۔

آخر پر اللہ تعالیٰ سے دعا ہیکہ وہ اس عظیم الشان الٰہی تحریک کی سلور جوبلی کے تشکرِ الٰہی کی خوشی کے موقعہ پر جو کمیاں اور غفلتیں ہم سے نسیاً وخطاً ہوگئی ہیں محض اپنے فضل وکرم سے دور کرے اور جو وعدہ ہم نے اپنی اولاد کو لیکر خدا تعالیٰ سے کیا ہوا ہے خلیفۂ وقت کے منشاء مبارک کے مطابق پورا کرنے کی توفیق وسعادت عطا فرمائے تا ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہو۔ آمین ❁

ہفتہ قرآن کریم

کانپور: یکم جولائی تا ۵ جولائی لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کانپور کے زیر اہتمام ہفتہ قرآن منایا گیا جس میں قرآنی تعلیمات پر مختلف تقاریر ہوئیں۔ (شائقہ پروین سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

چک ایمرچھ: یکم تا ۷ جولائی ۲۰۱۲ قرآن کریم کی تعلیمات سے روشناس کرانے کیلئے ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد کیا گیا۔ ساتوں دن قرآن کریم کے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ (ظہور احمد خان)

بنگلور: یکم تا ۷ جولائی ۲۰۱۲ ہفتہ قرآن کریم منایا گیا۔ ساتوں دن قرآن مجید کے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اس موقعہ پر ۱۰ غیر از جماعت بچوں کی تقریب آمین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ (طارق احمد مبلغ سلسلہ کرناٹک)

پالم پور ہماچل PTC لائبریری میں قرآن مجید اور اسلامی کتب کا تحفہ

اکیڈمی فنکشن ہال میں مرکزی وفد اسلام کی دلکش تعلیم اور مذہبی رواداری پر تقاریب

۱۴؍جولائی ۲۰۱۲ کو خاکسار ومکرم مولوی برہان احمد ظفر ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی مکرم مولوی تنویر احمد خادم صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد DIG کی دعوت پر پالم پور پہنچے۔ جہاں فنکشن ہال میں ٹریننگ کیلئے آئے۔ جوانوں کے بیچ ایک تقریری نشست کا اہتمام کیا گیا اس موقعہ پر محترم برہان احمد ظفر صاحب نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مختلف پہلو بیان کرتے ہوئے اسلام کا تعارف کروایا۔ مکرم مولوی تنویر احمد خادم صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے اسلام اور مذہبی رواداری پر روشنی ڈالتے ہوئے حقوق نسواں اور جہاد کے موضوع پر خطاب کیا۔ آخر پر مکرم DSP پرس رام جی نے جماعتی وفد کا شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کے اختتام پر پیغام صلح اسلام میں عورت کا مقام کتب اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔ (صغیر احمد طاہر۔ نائب ناظر دعوۃ الی اللہ بھارت)

قرآن نمائش

جماعت احمدیہ کنورسٹی نے ۲۹ اپریل تا ۶ مئی القرآن نمائش منعقد کی۔ مخالفت کے باوجود کافی تعداد میں لوگ Exhibution دیکھنے آئے۔ اور تبادلہ خیالات کیا۔ کنورویژن ٹی وی چینل نے نمائش کی خبریں نشر کیں۔ اور تین اخبارات نے اس کی کوریج کی۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج نکالے۔ (ٹی ایم محمد۔ خادم سلسلہ کنور)

تقریب آمین سرکل رائن ہلی کرناٹک

مورخہ ۳ جون کو سینٹر نندی بیورنلی میں تقریب آمین کا پروگرام خاکسار کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد قرآن کریم کی اہمیت وبرکات پر تقاریر ہوئیں۔ بعدہ ۷ بچوں کی تقریب آمین ہوئی جس میں کل حاضری ۶۰ کے قریب تھی اللہ تعالیٰ ان بچوں کو قرآن مجید سے محبت کرنے والا بنائے۔ دُعا کے بعد تقریب کا اختتام ہوا۔

(شیخ برہان احمد سرکل انچارج رائن ہلی)

نماز جنازہ حاضر وغائب

یکم مارچ ۲۰۱۲ بروز جمعرات بمقام مسجد فضل لندن۔قبل نماز ظہر

مکرم منیر احمد صاحب جاوید (پرائیویٹ سیکرٹری) اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 22/مارچ2012ء بروز جمعرات۔ بمقام مسجد فضل لندن۔قبل نماز ظہر دو جنازے حاضر پڑھائے۔

(1) مکرمہ فوزیہ احمد صاحبہ (اہلیہ مکرم نصیر احمد جاوید صاحب۔آف لیسٹر)

17/مارچ2012ءکو 36 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نہایت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔آپ اپنی فیملی کے ساتھ چار سال قبل جرمنی سے یوکے آئی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ دانش بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم حاجی محمد اکبر قمر صاحب۔آف ہیز)

21/مارچ2012ءکو 54 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ انتہائی نیک،خوش اخلاق،ملنسار اور مہمان نواز خاتون تھیں۔خلافت اور جماعت سے بہت محبت اور وفا کا تعلق رکھتی تھیں۔ان کے خاوند اسیر راہ مولیٰ رہ چکے ہیں۔اسیری کی دوران آپ نے بڑے صبر اور ہمت کا مظاہرہ کیا اور بچوں کی اچھی تربیت کی۔ پسماندگان میں والدین اور خاوند کے علاوہ چھ بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد افضل صاحب۔فتح پور، گجرات)

11/فروری 2012ءکو جگر کے کینسر سے 65 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ بہت مخلص، نمازوں کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز اور خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والی بااخلاق خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم راجہ مبارک احمد صاحب (استاد جامعہ احمدیہ ربوہ) کی والدہ اور مکرم منور احمد خورشید صاحب (استاد جامعہ احمدیہ یوکے) کی نسبتی بہن تھیں۔

(2) مکرم محمد افضل صاحب (ابن مکرم محمد خان صاحب۔فتح پور، گجرات)

آپ اپنی اہلیہ کی وفات کے ایک ہفتے بعد 18/فروری 2012ءکو جگر کے کینسر سے ہی 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ نے جرمنی میں Hersbruck جماعت کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔صوم وصلوۃ کے پابند، غریب پرور اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں ایک بیٹی اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم راجہ مبارک احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں بطور استاد خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرمہ امۃ الرشید جدران صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالستار ڈاہری صاحب مرحوم۔آف نواب شاہ سندھ)

10/فروری 2012ءکو 79 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے نواب شاہ میں لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔صوم وصلوۃ کی پابند، مہمان نواز اور خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے انتہا محبت کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم چوہدری محمد انور صاحب (چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر)

8/فروری 2012ءکو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ نے مقامی جماعت میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔مخلص، فدائی، دینی غیرت رکھنے والے اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے نیک انسان تھے۔مرکزی مہمانوں اور مربیان کے ساتھ بہت احترام اور محبت سے پیش آتے اور ان کی مہمان نوازی کا بہت خیال رکھتے تھے۔مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرمہ علیمہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری محمد احمد صاحب درویش قادیان۔ربوہ)

4/مارچ 2012ءکو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت چوہدری سلطان عالم صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ بڑی نیک، باوفا، تہجد گزار، مہمان نواز، حلیم الطبع، سادہ مزاج اور غریب پرور خاتون تھیں۔ چندوں میں ہمیشہ باقاعدہ رہیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم شیخ انعام الٰہی وہرہ صاحب مرحوم آف فیصل آباد)

2/مارچ2012ءکو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ بڑی نیک، دعا گو، پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ چندہ جات کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھیں۔خلافت سے وفا اور اخلاص کا بہت گہرا تعلق تھا۔پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(7) مکرمہ سعادت آراء حمیدی صاحبہ (اہلیہ مکرم خالد حمیدی صاحب مرحوم۔کراچی)

2/ جنوری 2012ءکو 68 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ حضرت مولانا ذوالفقار علی گوہر رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی اور مکرم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری (سابق ناظر تعلیم وتربیت قادیان) کی بیٹی تھیں۔نیک، عبادت گزار، صابر وشاکر اور سادہ طبیعت کی مالک تھیں۔جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتیں۔آپ کے گھر میں لجنہ کے اجلاسات بھی ہوا کرتے تھے۔بیوگی کا لمبا عرصہ نہایت صبر وہمت کے ساتھ گزارا۔پسماندگان میں چار بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(8) مکرم محمد علی صاحب (ابن مکرم محمد دین صاحب۔ سابق خادم مسجد اقصیٰ ومسجد مبارک۔ربوہ)

13/ جنوری 2012ءکو 91 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ انڈیا سے ہجرت کر کے پہلے سانگلاہل کے علاقے میں رہائش پذیر ہوئے اور پھر اپنے خاندان سمیت ربوہ شفٹ ہو گئے۔1974ء کے ہنگاموں میں بڑے صبر واستقلال کا مظاہرہ کیا۔نمازوں کے پابند، تہجد گزار، شریف النفس اور نیک انسان تھے۔

(9) مکرم ناصر احمد صاحب شمس (سابق کارکن روزنامہ الفضل ربوہ)

24/ جنوری 2012ءکو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ بڑے نیک، کم گو، مخلص اور باوفا انسان تھے۔چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتے تھے اور لین دین کے بہت صاف ستھرے تھے۔آپ مکرم منیر احمد صاحب عابد، مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کے بھائی تھے۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین

گجرات کی تبلیغی تربیتی مساعی

جماعت احمدیہ کی روز بروز ترقی کو دیکھ کر مخالفین گجرات میں مخالفت میں کمر بستہ ہیں۔بعض جگہ جھوٹے کیس معلمین پر ڈالے گئے ہیں اللہ تعالیٰ جماعتوں کو استقامت بخشے اور مخالفین کو ان کی کوششوں میں ناکام کرے۔

احمد آباد مشن میں غیر از جماعت افراد کی آمد: احمد آباد مشن کے ہومیو پیتھک کلنک میں روزانہ کم از کم ۵۰ سے اُوپر مریض دوائیاں لینے کیلئے آتے ہیں ان میں زیادہ تر غیر احمدی مسلمان ہوتے ہیں۔اللہ کے فضل سے شفاء کے نتیجہ میں خدمت خلق کا لوگوں پر بہت اچھا اثر ہے اسی طرح ہمارے مشن سے ۲۴ گھنٹہ پانی مفت تقسیم کیا جاتا ہے جس کا اثر عوام پر اچھا پڑتا ہے۔

یوم تبلیغ: مورخہ ۳۰ مئی ۲۰۱۲ کو صوبہ گجرات کے تمام معلمین ومبلغین کرام کی میٹنگ ہوئی بعدہ مقررہ پروگرام کے مطابق گروپ کی شکل میں احمد آباد شہر کی مختلف جگہوں پر لیف لیٹس تقسیم کئے گئے۔شہر کے اچھے تاجر، اسکول ٹیچر اور دوکانداروں سے ملاقات کر کے جماعت احمدیہ کا پیغام ان تک پہنچایا گیا۔اللہ کے فضل سے تقسیم لیف لیٹ کا علاقہ کے مسلم وغیر مسلم افراد پر بہت اچھا اثر پڑا۔

جلسہ یوم خلافت: احمد آباد مشن میں اللہ کے فضل سے یوم خلافت کا جلسہ منعقد کیا گیا جس میں ۱۸۰ افراد نے شرکت کی۔اس موقع پر غیر از جماعت افراد بھی شامل ہوئے۔اسی طرح گجرات کے مختلف مقامات پر ۴۲ اجلاس ہوئے۔(فضل الرحمن بھٹی، زونل امیر وانچارج مبلغ جماعت احمدیہ گجرات)

جماعت احمدیہ بانسرہ بنگال کی مساعی

قرآن مجید و پمفلٹ کا تحفہ: ۷/اپریل ۲۰۱۲ سندر بن علاقہ کے وزیر مکرم سنت منڈل صاحب کو خاکسار شیخ روشن علی صدر جماعت بانسرہ نے قرآن مجید کا بنگلہ ترجمہ اور دیگر جماعتی کتب دیں۔

تربیتی جلسہ: ۱۵ اپریل ۲۰۱۲ کولکتہ جماعت سے انصار اللہ کے ۱۵ ممبران جماعت احمدیہ بانسرہ تشریف لائے۔جلسہ میں مکرم مولانا سید آفتاب صاحب مبلغ سلسلہ کولکتہ نے تربیتی اجلاس میں خطاب فرمایا۔

تربیتی میٹنگیں: ۱۳ اپریل ۲۰۱۲ مکرم ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوۃ الی اللہ مکرم مولانا محمد علی صاحب زونل امیر کولکتہ تشریف لائے اور جماعت کے جملہ ممبران کے ساتھ تربیتی وتبلیغی میٹنگ فرمائی۔اللہ تعالیٰ جماعت کی جملہ مساعی میں برکت ڈالے۔آمین۔ (شیخ روشن علی۔صدر جماعت احمدیہ بانسرہ)

تربیتی کیمپ

برنو: (ہماچل) یکم جولائی ۲۰۱۲ تا ۱۰ جولائی ۲۰۱۲ صوبہ ہماچل کا دس روزہ تربیتی کیمپ بمقام برنو وٹھٹھل میں منعقد کیا گیا جس میں ۱۰۲ خدام واطفال وناصرات نے شمولیت اختیار کی۔اختتامی پروگرام میں محترم ناظر اعلیٰ صاحب اور ناظر اصلاح وارشاد صاحب شمالی ہند نے بھی شرکت کی۔(نذیر احمد مشتاق زونل امیر ومبلغ انچارج)

تربیتی جلسہ بنگلور

۲۴ جون ۲۰۱۲ بروز اتوار محترم محمد شفیع اللہ صاحب امیر جماعت بنگلور کی زیر صدارت تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ پہلی تقریر طارق احمد مبلغ سلسلہ نے کی۔ دوسری تقریر مکرم محمد عبید اللہ صاحب نے کی۔ اختتامی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(طارق احمد گلبرگی مبلغ سلسلہ)

Tanveer Akhtar 08010090714

Rahmat Eilahi 09990492230

ADEEBA APPAREL'S

Contact for all types Manufacturing of

SUITS & SHERWANI

House No. 1164, Gali Samosaan Farash Khana Delhi- 110006

قادیان میں نومبائعین کے گیارھویں پندرہ روزہ تربیتی کیمپ کا شاندار انعقاد۔ پنجاب، ہریانہ، یوپی، ایم پی، دہلی، اتراکھنڈ اور راجستھان کے کل ۴۳۶ طلباء وطالبات نے شمولیت کی۔

الحمدللہ قادیان میں گزشتہ گیارہ سال سے تربیتی کیمپ منعقد کیا جارہا ہے۔اس کیمپ میں شمالی ہند کے صوبہ جات کے طلباء وطالبات شمولیت کرتے ہیں۔امسال گیارھواں تربیتی کیمپ 11 تا24 جون کو منعقد ہوا جس میں پنجاب، ہریانہ، راجستھان، یوپی اور ایم پی کے ۴۳۶ طلباء وطالبات نے شمولیت کی۔

ہر سال کی طرح بہت پہلے سے ہی اس کیمپ کی تیاریاں شروع کردی گئی تھیں۔ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مکرم عنایت اللہ منڈاشی صاحب نے مکرم مولوی تنویر احمد خادم صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد کو اس تربیتی کیمپ کا نگران اعلیٰ مقرر فرمایا۔ چنانچہ مکرم نگران اعلیٰ صاحب نے درج ذیل تفصیل کے مطابق اپنے معاون نگران مقرر فرمائے۔

مکرم مبارک احمد چیمہ صاحب صدر عمومی نگران انتظامی امور۔ مکرم مولوی مامون رشید تبریز صاحب ایڈیشنل نگران انتظامی امور خاکسار سید مبشر احمد عامل نگران تعلیم وتربیت، مکرم مولوی مبشر احمد بدر صاحب ایڈیشنل نگران تعلیم وتربیت۔ مکرمہ امۃ الوسیع شائلہ صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ بھارت نگران طالبات۔ مکرمہ شاہین اختر صاحبہ نائب نگران طالبات، مکرمہ امۃ الشافی رومی صاحبہ نگران تعلیمی وتربیتی امور برائے طالبات۔

طلباء کی آمد: مورخہ ۹ جون سے ہی طلباء قادیان آنے شروع ہوگئے تھے ۱۰ جون سے باقاعدہ کلاسیں لگنی شروع ہوئیں۔اس بار کل ۴۳۶ طلباء وطالبات اس کیمپ میں شامل ہوئے۔ چونکہ طلباء کافی تھے اس لئے دو کلاسیں بنائی گئیں۔ دوکلاسز دوہالوں میں لگتی تھیں۔ ہرروز چار گھنٹیاں لگتی تھیں۔ ہر گھنٹی ایک گھنٹہ کی ہوتی تھی۔ کلاسز میں نو اساتذہ کی مندرجہ ذیل کورس پڑھانے کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام علماء کرام نے بڑی محنت اور لگن کے ساتھ طلباء کو پڑھایا۔فجزاھم اللہ۔

ان کلاسز میں وضوء کا طریق، نماز، دس احادیث، قرآنی دُعائیں، تاریخ اسلام اور احمدیت، سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ فقہی مسائل۔ بدرسومات کے خلاف جہاد، خلفاء راشدین اور خلفاء احمدیت کا تعارف۔مکرم مولوی طاہر احمد چیمہ صاحب۔مکرم مولوی مظفر احمد ناصر صاحب۔مکرم مولوی تنویر احمد صاحب۔مکرم مولوی مبشر احمد خادم صاحب۔مکرم ناصر الدین حامد صاحب۔مکرم سید شاہد احمد عامل۔مکرم مولوی تبریز احمد ظفر صاحب نے بچوں کو سکھائے۔

افتتاحی تقریب ودُعا: ۱۱ جون صبح گیارہ بجے مکرم ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح وارشاد شمالی ہند کی زیر صدارت مسجد انوار میں افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔اس تقریب میں مکرم مولوی تنویر احمد خادم صاحب نگران اعلیٰ اور مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے طلباء کو نصائح کیں۔

تربیتی اجلاسات: اس بار بھی ہر روز بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں تربیتی اجلاس منعقد کئے جانے کا انتظام کیا گیا اللہ کے فضل سے روزانہ اجلاس ہوتا تھا اور علماء کرام نے تربیتی عناوین پر تقاریر کیں۔اللہ تعالیٰ ان سب علماء کرام کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ طالبات کیلئے مسجد اقصیٰ کی پہلی منزل پر انتظام کیا گیا تھا۔

کھیلوں کا انتظام: انتظامیہ نے کھیلوں کا بھی انتظام کیا تھا روزانہ شام کو طلباء اپنی پسند کے کھیل کھیلتے تھے ۱۷ تا ۲۳ جون طلباء کے کھیلوں کے مقابلے کرائے گئے۔اس بار یہ کوشش تھی کہ یہاں آنے والا ہر بچہ اس کیمپ سے نماز ضرور سیکھ کر جائے۔طلباء نے اس کیمپ میں بہت دلچسپی دکھائی۔ ہر پروگرام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ۲۳ جون صبح ساڑھے آٹھ بجے طلباء کا تحریری امتحان لیا گیا۔اس امتحان میں طلباء نے بہت اچھے نمبرات حاصل کئے۔

علمی وورزشی مقابلہ جات: ۱۹ تا ۲۱ جون طلباء کے علمی مقابلہ جات کرائے گئے۔ یہ مقابلہ جات تلاوت قرآن کریم، نظم اور تقاریر کے تھے ان مقابلہ جات میں طلباء نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا براہ راست خطبہ جمعہ سننے کا مسجد دارالانوار میں انتظام کیا گیا تھا۔ ۱۵ جون اور ۲۲ جون کو طلباء نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات سنے۔ ۲۳ جون کو احمدیہ مرکزی لائبریری میں طلباء کو ڈاکومینٹری دکھائی گئی۔

مزار مبارک پر اجتماعی دُعا اور وقار عمل: ۲۲ جون بروز جمعۃ المبارک بعد نماز فجر طلباء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر گئے جہاں محترم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے اجتماعی دُعا کرائی۔اس کے بعد تمام طلباء نے بہشتی مقبرہ کی باہری سڑک پر وقار عمل کیا۔

مقامات مقدسہ کی زیارت: ۲۴ جون کو صبح تمام طلباء کو مقامات مقدسہ کی زیارت کرائی گئی۔ تقریباً تمام تاریخی مقامات کا مکمل تعارف کرایا گیا۔اس موقع پر خاکسار کے ہمراہ معلمین کرام بھی موجود تھے۔ آخر پر ہم تمام طلباء کو لیکر بہشتی مقبرہ گئے وہاں جاکر طلباء کو گروپ کی شکل میں باری باری حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے مزار مبارک کا تعارف کرایا گیا اور دُعا کی نیز صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار کا بھی تعارف کرایا گیا۔بہشتی مقبرہ کے قیام اور نظام وصیت کے بارے بھی تفصیل سے بتایا گیا۔

اختتامی تقریب: ۲۴ جون ۲۰۱۲ بعد نماز مغرب وعشاء مسجد انوار میں تربیتی کیمپ کی اختتامی تقریب محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں خاکسار نے اس پندرہ روزہ تربیتی کیمپ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔اس کے بعد مکرم مولوی تنویر احمد خادم صاحب نگران اعلیٰ تربیتی کیمپ نے تمام منتظمین، رضا کاران اور بعض خصوصی تعاون کرنے والے احباب کا شکریہ ادا کیا۔آپ نے طلباء کو بہت عمدہ پیرایہ میں نصائح کیں۔آخر میں مکرم صدر اجلاس نے اپنی تقریر میں طلباء کو چند اہم نصائح سے نوازا اور فرمایا کہ آپ خوش قسمت ہیں کہ قادیان میں کچھ سیکھنے کیلئے آئے ہیں۔آپ نے یہاں آکر جو کچھ سیکھا ہے اس کو ہمیشہ اپنی زندگیوں میں اپنانا چاہیئے۔

آخر پر محترم صدر اجلاس نے علمی مقابلہ جات اور امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے اور دعا کروائی۔اس کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کیمپ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

(سید مبشر احمد عامل مربی سلسلہ۔نگران تعلیمی وتربیتی امور تربیتی کیمپ)

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شیرلہ ساونت واڑی: اللہ کے فضل سے مورخہ ۲۹ جون بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ شیرلہ ساونت واڑی کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد کرنے کی توفیق ملی جلسہ کی کاروائی بعد نماز جمعہ مکرم عبدالشکور صاحب صدر جماعت احمدیہ شیرلہ ساونت واڑی کی زیر صدارت شروع ہوئی۔اس جلسہ میں کثیر تعداد میں احباب نے حصہ لیا۔(محمد فضل سار کی مبلغ سلسلہ شیرلہ ساونت واڑی مہاراشٹر)

ہماچل پردیش: ماہ جون میں جماعت احمدیہ بڈھیڑا میں ۲۴ جون کو قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد کیا گیا۔

جماعت احمدیہ بنان: میں ۱۷ جون کو مکرم محمد شریف صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔

جماعت احمدیہ باتھو: میں ۱۸ جون کو مکرم جیت خان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد کیا گیا۔

جماعت احمدیہ کھیڑا: میں ۱۳ جون کو بعد نماز عصر محترم صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد کیا گیا۔

جماعت احمدیہ بینی وال: میں ۱۰ جون کو محترم قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔

اسی طرح مذکورہ تمام جماعتوں میں تربیتی اجلاسات بھی منعقد کئے گئے۔اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے۔آمین (نذیر احمد مشتاق۔زونل امیر ومبلغ انچارج ہماچل پردیش)

کانپور: ۷ جولائی ۲۰۱۲ محترمہ یاسمین خلیل صاحبہ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم محترمہ شاداں فرحت صاحبہ نے کی۔محترمہ شگفتہ ناز صاحبہ اور محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ نے تقاریر کیں۔اختتامی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔(شائقہ پروین۔سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

سونگھڑہ میں مخالفت اور جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کامیاب انعقاد

سونگھڑہ (اڑیسہ): ۲۴ جون ۲۰۱۲ محلہ گوہالی پور (سونگھڑہ) میں محترم سید گلستان احمد صاحب کے ذاتی مکان میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد ہوا۔جلسہ کی صدارت محترم ہارون رشید صاحب مبلغ سلسلہ نے کی۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مولوی سید فضل نعیم صاحب معلم وقف جدید نے کی بعد ازاں محترم صدر اجلاس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت بیان کی۔آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاکیزہ اُسوہ حسنہ کا بیان جاری تھا کہ غیر احمدیوں نے اندھیرے میں آکر مائیک کی تار کاٹ دی۔معاندین کی شرپسند عادت کے مدنظر پولیس سٹیشن میں اطلاع دی گئی۔شرپسندوں کا ہجوم بڑھتا گیا۔غیر احمدیوں کی طرف سے مدرسہ سے اعلان ہوا مسلمانو دوڑو! کہ محلہ گوہالی پور میں قادیانیوں سے مناظرہ ہوگا۔ ہجوم بڑھتا گیا یہاں تک کہ انہوں نے پتھر پھینکنے شروع کردئے۔تھانے میں دوبارہ اطلاع دی گئی اللہ تعالیٰ نے اپنی غیر معمولی تائید ونصرت فرمائی اور سوائے ایک احمدی کو معمولی چوٹ کے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔اگلے روز دونوں فریق تھانے میں گئے اور معاہدہ ہوا۔اس معاہدہ اور جلسے کی کاروائی کا مقامی اخبارات میں کافی چرچہ ہوا۔اللہ کے فضل سے ہزاروں لوگوں تک اسلام واحمدیت کی تعلیم پہنچی۔اللہ تعالیٰ اس جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔

(سید ابوالعطاء حسن احمد سیکرٹری دعوت الی اللہ سونگھڑہ)

ضمیمہ وصایا: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر:6676 میں محمد سلیم زاہد ولد محمد ابراہیم زاہد قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ عمر 58 سال پیدائشی احمدی ساکن سرینگر ڈاکخانہ سرینگر ضلع سرینگر صوبہ وادی کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12-4-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین تین کنال بمقام موضع یاری پورہ اندازاً قیمت چار لاکھ پچاس ہزار روپے۔ ۲۔ رہائشی مکان ایک کنال پندرہ مرلہ بمقام یاری پورہ اندازاً قیمت 15 لاکھ جس کا خاکسار نصف کا حصہ دار ہے۔ بقیہ نصف خاکسار کی اہلیہ کا حصہ ہے۔ میرا گذارہ آمد از پنشن ماہوار -/15000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جلال الدین نیر   العبد: محمد سلیم زاہد   گواہ: میر بدرالدین

مسل نمبر:6677 میں سبینہ رحمٰن زوجہ مفیض الرحمن قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 21 سال تاریخ بیعت 2007ء ساکن کلکتہ ڈاکخانہ جھاؤتال ضلع کولکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ مورخہ 12-1-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک عدد سونے کی انگوٹھی، تین عدد کان کی بالیاں، تین عدد چاندی کی انگوٹھیاں۔ کل قیمت 25000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حکیم محمد دین   الامۃ: سبینہ خان   گواہ: زین الدین حامد

مسل نمبر:6679 میں فیصل احمد لون ولد نثار احمد لون قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن کاٹھ پورہ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کوگھام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25 اپریل 2012 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فیاض احمد لون   العبد: فیصل احمد لون   گواہ: جاوید احمد لون

مسل نمبر: میں سید فاروق اختر ولد سید کمال الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن کوسمبی ڈاکخانہ کوسمبی ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12-4-16 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید کمال الدین   العبد: سید فاروق اختر   گواہ: شیخ مسعود احمد

مسل نمبر:6684 میں فریحہ روشن بنت روشن احمد خان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ مورخہ 20.2.12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسارہ کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہوار 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: روشن احمد خان   الامۃ: فریحہ روشن   گواہ: شمس الحق خان

مسل نمبر:6685 میں برہان الدین ایم ولد بشیر ایم قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال تاریخ بیعت 2005 ساکن میتھوٹو ڈاکخانہ نلیکوڈ ضلع کالی کٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12-4-2 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل الرحمن ظفر   العبد: برہان الدین ایم   گواہ: ایم ابوبکر

مسل نمبر:6686 میں انوں رائے زوجہ راجیش چھتری قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال تاریخ بیعت 2007 ساکن بھوشک ڈاکخانہ بھوشک ۹ میل ضلع گینگٹوک صوبہ سکّم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ مورخہ 28.4.12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ دو انگوٹھیاں سونے کی وزن آدھا تولہ قیمت 17 ہزار روپے۔ بینک میں جمع 25 ہزار روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند 20 ہزار روپئے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اکرم خان   الامۃ: انوں رائے   گواہ: اظہر الدین خان

مسل نمبر:6687 میں راجیش چھتری ولد منگل سنگھ چھتری قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 42 سال تاریخ بیعت 1997ء ساکن بھوشک ڈاکخانہ بھوشک ضلع گینگٹوک صوبہ سکم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12-4-28 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مکان پانچ کمروں پر مشتمل 30x20 سائز موجودہ قیمت دو لاکھ روپے۔ ایک چھوٹا ٹرک موجودہ قیمت دو لاکھ روپے۔ دو گائے اور 15 بکرے قیمت تیس ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہوار دس ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اکرم خان   العبد: راجیش چھتری   گواہ: مبارک احمد ڈار

مسل نمبر 6688: میں این مبارک احمد ولد اے ناصر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ انجینئر عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن میلاپالم ڈاکخانہ میلاپالم ضلع تیرونل ویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12-4-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اے عبدالعزیز   العبد: این مبارک احمد   گواہ: محمد رفیع

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

کرسکتا۔ پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم اپنی اپنی بساط کے مطابق اللہ کے شکر کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ رمضان میں جو نوافل کی عادت پڑی ہے اسے سارا سال جاری رکھیں۔ خیر اُمت بن کر ساری دنیا کی اصلاح کریں۔ لیکن پہلے اپنی اصلاح ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندگی کے ہر معاملہ میں نمونہ قائم فرمایا ہے۔ نوافل کی ادائیگی کے علاوہ فرض نمازوں کی بروقت ادائیگی کیلئے آپ کا نمونہ واضح ہے۔ آپؐ عبادات میں بناوٹ اور تصنع کے خلاف تھے۔ عبادت میں سستی پسند نہ فرماتے۔ حضور انور نے فرمایا کوئی شخص اپنے عملوں کے زور سے جنت میں داخل نہیں ہوسکتا۔ ہاں خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت جنت میں داخل کرسکتی۔ خوف اور خشیت الٰہی کی کیا بلند حالت ہے وہ لوگ جو ذرا سی نیکی پر اتراتے ہیں ان کیلئے خوف کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپے۔

حضور انور نے آنحضرتؐ کے اسوہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے انصاف کے قیام، دوسروں کے جذبات کا احترام، عورتوں کے حقوق کا تحفظ اور اعلیٰ اخلاقی معاملات کے نمونے پیش فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے فرمایا پس دُعائیں کریں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوہ مبارک پر چلنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دُعائے مغفرت

مکرم شیخ ابوطلحہ صاحب ابن مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب ساکن سونگڑہ اڑیسہ حال مقیم بنگلور بتاریخ ۱۸ جون ۲۰۱۲ بعمر ۲۴ سال اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پاگئے۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔ موصوف مکرم شیخ عبدالحمید صاحب ومکرم نجمۃ النساء صاحبہ کے پوتے اور مہدی محمود صاحب آف بھدرک کے نواسے تھے۔ موصوف ملنسار، مخلص اور نیک فطرت نوجوان تھے۔ موصوف کی اچانک وفات سے تمام رشتہ داروں کو گہرا صدمہ پہنچا ہے۔ موصوف غیر شادی شدہ تھے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (شیخ عبدالرؤف سونگڑہ)

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ یادگیر و تیماپور

یادگیر: ۲۴ جون ۲۰۱۲ بروز اتوار مجلس انصار اللہ تیماپور نے یکم تا ۲ جولائی اپنے سالانہ اجتماعات کا انعقاد کیا۔ پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ افتتاحی تقریب خاکسار امیر شمالی کرناٹک کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ بعد ازاں انصار کے مابین علمی مقابلہ جات ہوئے جن میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار بھائیوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس اجلاس میں کل حاضری ۸۰۰ سے زائد تھی۔

(اسد سلطان غوری۔ امیر جماعت احمدیہ شمالی کرناٹک)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی

خانپور ملکی (بہار) ۱۰ جون ۲۰۱۲ بروز اتوار لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ کا ۲۷ واں لوکل سالانہ اجتماع زیر صدارت محترمہ ڈاکٹر ذکیہ تسنیم صاحبہ منعقد کیا گیا۔ اس موقعہ پر لجنہ وناصرات کے علمی مقابلہ جات کرائے گئے۔ جن میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات میں افتتاحی تقریب کے موقعہ پر انعامات تقسیم کئے گئے۔ (کوثر ناہید جنرل سیکرٹری۔ لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی)

جلسہ یوم خلافت

ساونت واڑی: الحمدللہ مورخہ ۲۹ مئی ۲۰۱۲ بروز منگل جماعت احمدیہ ساونت واڑی وشیرلہ کو بعد نماز ظہر مکرم ڈاکٹر عبدالشکور صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

(محمد فضل سارکی مبلغ سلسلہ ساونت واڑی وشیرلہ)

منظوری سالانہ ذیلی اجتماعات بھارت 2012

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بھارت کی ذیلی تنظیمات کے سالانہ اجتماعات 2012 کی مندرجہ ذیل تاریخوں میں منعقد کرنے کی منظوری فرمائی ہے۔

- اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت مورخہ 13-14-15 اکتوبر بروز ہفتہ، اتوار، سوموار۔
- اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ مورخہ 9-10-11 اکتوبر بروز منگل، بدھ، جمعرات۔
- اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت وناصرات الاحمدیہ مورخہ 9-10-11 اکتوبر بروز منگل، بدھ، جمعرات

تمام ذیلی تنظیموں کے ممبران وممبرات قادیان دارالامان کے روحانی ماحول میں منعقد ہونے والے ان اجتماعات میں شمولیت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کردیں۔ یہ اجتماعات تربیت کا اہم ذریعہ ہیں۔ (ادارہ)

ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے مستقل پروگرام
ہندوستانی وقت کے مطابق

جمعہ	لقاء مع العرب	**10.25**
	یسرنا القرآن	12:00 PM, 6:00 PM,11:00AM, 6:30AM
	Beacon of Truth	1:00 PM
	فقہی مسائل	5:00 Pm, 2 :00 AM
	خطبہ جمعہ	**5:30 PM Live,** 8:30 PM, 2:30 AM
	ترجمۃ القرآن کلاس	8:30
ہفتہ	Faith Matters	1:00 PM
	خطبہ جمعہ	8:00 AM, 4:25 PM, 4:20 AM
	راہ ھدیٰ Live	**9:00 AM, 9:30 PM, 2:30 AM**
	لقاء مع العرب	**10:25 AM**
	الترتیل	**12:00 PM, 6:00 PM,11:00 PM, 6:30 AM**
	جماعتی خبریں	**1:30 PM, 2:00 AM**
	Story Time	**2:00 PM, 5:40 PM, 4:00 AM**
	مجلس عرفان	**2:30 PM**
	انتخاب سخن	**6:30 PM**
اتوار	مجلس عرفان (انگریزی)	**4:30 AM**
	خطبہ جمعہ	8:40 AM, 6:30 PM, 4:25 AM
	لقاء مع العرب	**10:25 AM**
	یسرنا القرآن کلاس	12:00 PM,6:00 PM,11:00 AM,6:30 PM
	وقف نو کلاس	**12:30 PM, 8:30PM, 11:50 PM**
	Real Talk	**1:00 AM**
	Faith Matters	**1:30 PM**
	خطبہ جمعہ (ملیالم)	**8:00 PM**
	Story Time	
سوموار	وقف نو کلاس	**6:50 AM**
	Real Talk	9:30 AM
	لقاء مع العرب	**10:25 AM**
	الترتیل	12:00 PM,6:00 PM,11:00 AM,6:30 AM
	جماعتی خبریں	1:30 PM
	فرنچ ملاقات	**2:30 PM**
	خطبہ جمعہ	8:30 PM
	راہ ھدیٰ	9:30 PM, 2:00 AM
منگل وار	لقاء مع العرب	10:25 AM
	یسرنا القرآن کلاس	12:00PM, 6:00PM, 11:00AM, 6:30 PM
	مجلس عرفان انگریزی	2:30 PM, 4:30 AM
	Real Talk	6:30 PM
بدھ	انتخاب سخن	4:30 AM
	لقاء مع العرب	10:25 AM
	الترتیل	12:00 PM, 6:00 PM, 11:00 AM, 6I30 AM
	Real Talk	1:30 PM, 1:00 AM
	مجلس عرفان اردو	**2:30 PM**
	فقہی مسائل	**8:30 PM, 5:00 AM**
	Faith Matters	9:30 PM
جمعرات	فقہی مسائل	8:00 AM
	Faith Matter	9:30 AM, 1:00 AM
	لقاء مع العرب	**10:25 AM**
	Beacon of Truth	**1:30 PM, 6:30 PM, 4:30 AM**
	ترجمۃ القرآن کلاس	**2:30 PM, 10:30 AM, 2:30 AM**
	انتخاب سخن	9:30

منجانب: نظارت اصلاح وارشاد (مرکزیہ)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 61 Thursday 30 Aug 2012 IssueNo : 35

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 500/-
By Air : 45 Pounds or 70 U.S. $: 50 Euro
: 70 Canadian Dollar

اگر چاہتے ہو کہ محبوب الٰہی بن جاؤ اور تمہارے گناہ بخش دیئے جاویں تو اس کی ایک ہی راہ ہے کہ اس رسول کی اطاعت کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادات اور قرب الٰہی کے حصول کی چند درخشاں مثالیں، جو ہمارے لئے نمونہ ہیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17 راگست 2012 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن مجید کی درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی۔

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنۡ کَانَ یَرۡجُوا اللّٰہَ وَالۡیَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیۡرًا ○ (الاحزاب ۲۲)

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ○ (آل عمران: ۳۲)

ترجمہ: یقینا تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کیلئے جو اللہ اور یومِ آخرت کی اُمید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔

تو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں احسانوں اور انعاموں کا وارث بننے کیلئے یہ فرمایا ہے کہ میرا عبد بنو۔ میرے وہ بندے بنو جو میرے مطیع ہوں اور میرے حکموں پر چلنے والے ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ گذشتہ خطبہ میں یہ ذکر تھا کہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلنے سے خدا کے فضلوں کے وارث بنتے ہیں۔ اور چاہیئے کہ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا کا مصداق بن کر ایک مومن خدا تعالیٰ کا حقیقی عبد بنے اور دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے اور دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے ارشادات احکامات تو قرآن مجید میں ہیں جن کو پڑھتے اور دیکھتے رہتے ہیں ۔ لیکن انسان کی فطرت اللہ تعالیٰ نے ایسی رکھی ہے کہ پڑھنے سننے سے زیادہ عملی نمونہ اثر پیدا کرتا ہے۔ پھر جب محبت کا اظہار اور اس محبت کی وجہ سے محبوب کو اپنے لئے نمونہ بنانا ایمان شمار ہونے لگے تو پھر ایک مومن کی اس سے بڑھ کر کوئی خواہش نہیں ہونی چاہیئے کہ محبوب کی رضا پر چلیں ۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے آپ ؐ کی امت میں سے بنایا اور آپ ؐ کو قرآن مجید کے تمام احکامات کا عملی نمونہ بنا دیا۔ ایک ایسا عملی نمونہ جو کامل ہے۔ یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ مومن کا ایمان اس وقت کامل ہوگا جب میرے رسول کے اسوہ پر چلو گے۔ اس اسوہ پر چلے بغیر آخرت کی نعما کی امید فضول ہے۔ اس اسوہ پر چلے بغیر اللہ تعالیٰ کی عبادت عبادت نہیں۔ اس اسوہ پر چلے بغیر اللہ تعالیٰ کی رحیمیت سے وہ حصہ نہیں پایا جاسکتا جو ایک مومن کیلئے ضروری ہے۔

اگر خدا تعالیٰ کے محبوب رسول کی پیروی نہ کی تو اللہ تعالیٰ کی محبت نہیں ملے گی۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم مسلمان ہیں لیکن آپ ؐ کے اُمتی ہونے کا فیض اور فوائد تبھی حاصل کرسکتے ہیں جب آپ ؐ کے نمونہ پر چلیں۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود ؑ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشق صادق ہیں آپ ؑ نے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی اسوہ اور نمونہ سے مطلع فرمایا عبادتوں کے متعلق جو نئی رسمیں اور بدعات جاری ہوگئی ہیں ان کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ یہ قرب الٰہی کے حصول کا جائز طریق نہیں۔

حضور انور نے فرمایا اس وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت اور قرب الٰہی کے حصول کی چند مثالیں پیش کروں کا جو ہمارے لئے نمونہ ہیں لیکن پہلے حضرت مسیح موعود ؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور پیروی کے بارے میں جو بیان کیا ہے ان میں سے چند اقتباس پیش کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’ان کو کہہ دو کہ تم اگر چاہتے ہو کہ محبوب الٰہی بن جاؤ اور تمہارے گناہ بخش دیئے جاویں تو اس کی ایک ہی راہ ہے کہ میری اطاعت کرو۔ کیا مطلب کہ میری پیروی ایک ایسی شئی ہے جو رحمت الٰہی سے نا اُمید ہونے نہیں دیتی گناہوں کی مغفرت کا باعث ہوتی اور اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے ۔ اور تمہارا یہ دعویٰ کہ ہم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اسی صورت میں سچا اور صحیح ثابت ہوگا کہ تم میری پیروی کرو۔

اس آیت سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنے کسی خود تراشیدہ طرز ریاضت ومشقت اور جپ تپ سے اللہ تعالیٰ کا محبوب وقرب الٰہی کا حقدار نہیں بن سکتا انوار وبرکات الٰہیہ کسی پر نازل نہیں ہو سکتیں جب تک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں کھویا نہ جاوے۔

اور جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں گم ہو جاوے اور آپ ؐ کی اطاعت اور پیروی میں ہر قسم کی موت اپنی جان پر وارد کرلے اس کو وہ نور ایمان، محبت اور عشق دیا جاتا ہے جو غیر اللہ سے رہائی دلا دیتا ہے۔ اور گناہوں سے رستگاری اور نجات کا موجب ہوتا ہے۔ اسی دنیا میں وہ ایک پاک زندگی پاتا ہے اور نفسانی جوش وجذبات کی تنگ وتاریک قبروں سے نکال دیا جاتا ہے اسی کی طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے انا الحاشر الذی یحشر النّاسُ علیٰ قدمی یعنی میں وہ مردوں کو اٹھانے والا ہوں جس کے قدموں پر لوگ اٹھائے جاتے ہیں۔‘‘

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ صفحہ ۲)

پھر فرمایا:

’’خداوند تعالیٰ مسلمانوں کو حکم کرتا ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمونے پر چلیں اور آپ کے ہر قول اور فعل کی پیروی کریں چنانچہ فرماتا ہے لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ پھر فرماتا ہے۔ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال اور افعال عیب سے خالی نہ تھے تو کیوں ہم پر واجب کیا کہ ہم آپ کے نموے پر چلیں۔ جب خدا نے ابراہیم علیہ السلام کے نمونے پر چلنے کی تاکید فرمائی تو ساتھ ایک استثنا لگا دیا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت میں کوئی استثنا نہیں کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال وافعال غلطی سے پاک تھے۔‘‘

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ نمبر ۶ بابت جون ۱۹۰۳ صفحہ ۲۴۶۔۲۴۵)

’’خدا کے محبوب بننے کے واسطے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی ہی ایک راہ ہے اور کوئی دوسری راہ نہیں کہ تم کو خدا سے ملا دے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی راہ کے سوا اور کسی طرح انسان کامیاب نہیں ہوسکتا۔‘‘

(الحکم جلد ۷ صفحہ ۸ نمبر ۹ مورخہ ۱۰ رمارچ ۱۹۰۳)

’’فرمایا ہر ایک شخص کو خود بخود خدا سے ملاقات کرنے کی طاقت نہیں ہے اس کے واسطے واسطہ کی ضرورت ہے اور وہ واسطہ قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اس واسطے جو آپ کو چھوڑتا ہے وہ کبھی بامراد نہ ہوگا۔ اِنسان تو دراصل بندہ یعنی غلام ہے۔ غلام کا کام یہ ہوتا ہے کہ مالک جو حکم کرے اسے قبول کرے۔ اسی طرح اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض حاصل کرو تو ضرور ہے کہ اس کے غلام ہو جاؤ۔ قرآن کریم میں خدا فرماتا ہے قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ اس جگہ بندوں سے مراد غلام ہی ہیں۔ نہ کہ مخلوق رسول کریم کے بندہ ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ آپ پر درود پڑھو۔ اور آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرو۔ سب حکموں پر کاربند رہو۔ جیسے کہ حکم ہے قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ۔ یعنی اگر تم خدا سے پیار کرنا چاہتے ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پورے فرماں بردار بن جاؤ اور رسول کریم کی راہ میں فنا ہو جاؤ تب خدا تم سے محبت کرے گا۔‘‘

(البدر جلد ۲ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ صفحہ ۱۰۹)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس اس رسول کی پیروی گناہ گاروں کو بھی پاک کرسکتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلو ہیں جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود ؑ نے فرمایا ہے۔ آپ ؐ نے خدا تعالیٰ سے محبت اور شکر گزاری اور اس کی عبادت کے نمونے قائم فرمائے۔ باوجود اس کے کہ آپ ؐ دن میں دنیاوی معاملات میں مصروف ہوتے تھے لیکن ہمیں آپ کی دن ہو یا رات عبادتوں میں ذرہ برابر بھی رخنہ نظر نہیں آتا۔ آپ ؐ اس حد تک عبادت کرتے کہ قدم مبارک سوج جاتے۔ حضرت عائشہ ؓ نے جب یہ عرض کی کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا ہوا ہے تو پھر اس قدر عبادت کیوں اس پر آپ ؐ نے فرمایا افلا اکون عبدا شکورًا۔ یعنی اے عائشہ کیا میں خدا تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اس نے ہمیں نہ صرف مسلمان بنایا بلکہ آپ کے غلام صادق پر سلام پہنچانے کی توفیق دی۔ پس یہی احسان اتنا بڑا ہے کہ ایک احمدی اس کا شکر ادا نہیں

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)